بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فون نمبر ۴۹

رجسٹرڈ نمبر ۵۲۵۴

روزنامہ

الفضل

The Daily
ALFAZL
RABWAH

ربوہ

ایڈیٹر
روشن دین تنویر

قیمت فی پرچہ ۱۵ پیسے

جلد ۵۸/۲۳ | ۵ جمادی الثانی ۱۳۸۹ھ - ۲۰ ظہور ۱۳۴۸ھ - ۲۰ اگست ۱۹۶۹ء | نمبر ۱۹۲

ارشاداتِ عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام

اپنی دعائیں نماز میں ہی کرنی چاہئیں تا نماز میں حضور اور لذت پیدا ہو

سب سے عمدہ دعا یہ ہے کہ خدا تعالیٰ ہم سے گناہوں کو دور کر دے اور اپنی رضامندی کی راہ دکھلائے

"مَیں دیکھتا ہوں کہ آجکل لوگ جس طرح نماز پڑھتے ہیں وہ محض ٹکریں مارنا ہے۔ انکی نماز میں اس قدر بھی رقت اور لذت نہیں ہوتی جس قدر نماز کے بعد ہاتھ اُٹھا کر دعا میں ظاہر کرتے ہیں۔ کاش یہ لوگ اپنی دعائیں نماز میں ہی کرتے شاید انکی نمازوں میں حضور اور لذت پیدا ہو جاتی۔ اس لئے مَیں حکماً آپ کو کہتا ہوں کہ سردست آپ بالکل نماز کے بعد دعا نہ کریں اور وہ لذت اور حضور جو دعا کے لئے رکھا ہے دعاؤں کو نماز میں کرنے سے پیدا کریں۔ میرا مطلب یہ نہیں کہ نماز کے بعد دعا کرنی منع ہے لیکن مَیں چاہتا ہوں کہ جب تک نماز میں کافی لذت اور حضور پیدا نہ ہو نماز کے بعد دعا کرنے میں نماز کی لذت کو مت گنواؤ۔ ہاں جب یہ حضور پیدا ہو جاوے تو کوئی حرج نہیں۔ سو بہتر ہے نماز میں دعائیں اپنی زبان میں مانگو۔ جو طبعی جوش کسی کی مادری زبان میں ہوتا ہے وہ ہرگز غیر زبان میں پیدا نہیں ہو سکتا۔ سو نمازوں میں قرآن اور ماثورہ دعاؤں کے بعد اپنی ضرورتوں کو برنگِ دعا اپنی زبان میں خدا تعالیٰ کے آگے پیش کرو تا کہ آہستہ آہستہ تم کو حلاوت پیدا ہو جاوے۔ سب سے عمدہ دعا یہ ہے کہ خدا تعالیٰ کی رضامندی اور گناہوں سے نجات حاصل ہو کیونکہ گناہوں ہی سے دل سخت ہو جاتا اور انسان دُنیا کا کیڑا بن جاتا ہے۔ ہماری دعا یہ ہونی چاہیئے کہ خدا تعالیٰ ہم سے گناہوں کو جو دل کو سخت کر دیتے ہیں دُور کر دے اور اپنی رضامندی کی راہ دکھلائے۔ دُنیا میں مومن کی مثال اس سوار کی ہے کہ جو جنگل میں جا رہا ہے راہ میں بسبب گرمی اور تھکان سفر کے ایک درخت کے نیچے سستانے کے لئے ٹھہر جاتا ہے لیکن ابھی گھوڑے پر سوار ہے اور کھڑا کھڑا گھوڑے پر ہی کچھ آرام لے کر آگے اپنے سفر کو جاری رکھتا ہے لیکن جو شخص اس جنگل میں گھر بنا لے وہ ضرور درندوں کا شکار ہو گا۔"

(ملفوظات جلد ہفتم صفحہ ۳۸-۳۹)

اخبارِ احمدیہ

● ربوہ ۱۹ ظہور۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کراچی میں قیام فرما ہیں۔ حضور کی طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ حضرت سیدہ منصورہ بیگم صاحبہ حرم حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ کی طبیعت بھی اب اللہ تعالیٰ کے فضل سے بہتر ہے۔ الحمد للہ۔

● ربوہ ۱۸ ظہور۔ مورخہ ۱۵ ظہور کو بعد نماز مغرب سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مسجد مبارک ربوہ میں فضل عمر تعلیم القرآن کلاس میں حصہ لینے والے طلباء سے مختصر خطاب فرمایا جس میں حضور نے فرمایا کہ ہمارا چاند تو قرآن مجید ہے جیسا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ ع

قمر ہے چاند اوروں کا ہمارا چاند قرآں ہے

ہمیں چاہیئے کہ قرآن کریم کے حقائق و معارف کو حاصل کرنے کی پوری کوشش کریں۔ قرآن کریم نورِ مجسم ہے اس نور سے فائدہ اُٹھانا ہر احمدی کا فرض ہے۔

آخر میں حضور نے فرمایا کہ چونکہ مَیں ربوہ سے باہر جا رہا ہوں اور کلاس کے اختتام کے موقع پر ربوہ میں موجود نہیں ہوں گا اس لئے مَیں آج ہی اجتماعی دعا کرا دیتا ہوں۔ اس کے بعد حضور نے لمبی پُرسوز اجتماعی دعا کرائی جس میں جملہ حاضرینِ مجلس کو بھی شامل ہونے کی سعادت حاصل ہوئی۔

● ربوہ ۱۹ ظہور۔ محترم صاحبزادہ مرزا خلیل احمد صاحب نا حال بیمار ہیں کل دن بھر بخار، بے چینی اور گھبراہٹ کی تکلیف رہی۔ احباب التزام کے ساتھ دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ انہیں کامل صحت عطا فرمائے۔ آمین۔

● محترمہ صاحبزادی امۃ الرشید بیگم صاحبہ بیگم محترم میاں عبد الرحیم احمد صاحب کی طبیعت اب اللہ تعالیٰ کے فضل سے پہلے کی نسبت بہتر ہے۔

احباب صحتِ کاملہ و عاجلہ کے لئے دعائیں جاری رکھیں۔

میٹرک کا امتحان پاس کرنیوالے طلباء متوجہ ہوں

ایسے طلباء جنہوں نے اس سال میٹرک کا امتحان پاس کیا ہے اور انہوں نے اپنی زندگی وقف کی ہوئی ہے یا وقف کرنے کا ارادہ رکھتے ہیں فوری طور پر اپنے (۱) رولنمبر (۲) نتیجہ امتحان (۳) اور مکمل پتے سے وکالتِ دیوان تحریک جدید ربوہ کو اطلاع دیں۔

وکیل الدیوان
تحریکِ جدید۔ ربوہ

مسعود احمد پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دار الرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا

احادیث النبی صلی اللہ علیہ وسلم

لباس اور اس کے آداب

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ: "اِلْبَسُوْا مِنْ ثِیَابِکُمُ الْبَیَاضَ فَاِنَّھَا مِنْ خَیْرِ ثِیَابِکُمْ، وَکَفِّنُوْا فِیْھَا مَوْتَاکُمْ"

(ترمذی کتاب الجنائز باب ما یستحب من الاکفان۔ صفحہ ۱۱۸/۱)

حضرت ابن عباسؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سفید کپڑے پہنا کرو کیونکہ یہ بہترین لباس ہے اسی طرح سفید کپڑوں میں ہی کفن دیا کرو۔

(۲)

عَنْ اُمِّ سَلَمَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھَا قَالَتْ: کَانَ اَحَبُّ الثِّیَابِ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ الْقَمِیْصُ۔

(ترمذی کتاب اللباس باب فی القمص صفحہ ۲۰۸/۱)

حضرت ام سلمہؓ بیان کرتی ہیں کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو کپڑوں میں سے قمیص بہت پسند تھی۔

(۳)

عَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیِّ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ: کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا اسْتَجَدَّ ثَوْبًا سَمَّاہُ بِاسْمِہٖ۔ عِمَامَۃً، اَوْ قَمِیْصًا، اَوْ رِدَاءً۔ یَقُوْلُ اَللّٰھُمَّ لَکَ الْحَمْدُ اَنْتَ کَسَوْتَنِیْہِ، اَسْاَلُکَ خَیْرَہٗ وَخَیْرَ مَا صُنِعَ لَہٗ، وَاَعُوْذُ بِکَ مِنْ شَرِّہٖ وَشَرِّ مَا صُنِعَ لَہٗ۔"

(ترمذی کتاب اللباس باب مایقول اذا لبس ثوبا جدیدا صفحہ ۲۰۹/۱)

حضرت ابو سعید خدریؓ بیان کرتے ہیں کہ جب آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نیا کپڑا پہنتے تو اس کا نام لیتے مثلاً عمامہ، قمیص، چادر۔ پھر آپؐ دعا کرتے کہ اے میرے اللہ! تو ہی تعریف کا مستحق ہے تو نے مجھے یہ کپڑا پہنایا میں تجھ سے اس کپڑے کے فائدے مانگتا ہوں اور اس کی خیر چاہتا ہوں اور اس کی بھی جس کے لئے یہ بنایا گیا۔ اور میں تجھ سے پناہ مانگتا ہوں اس کپڑے کے نقصان اور اس مقصد کے شر سے جس کے لئے یہ بنایا گیا ہے۔

(۴)

عَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ: رَخَّصَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لِلزُّبَیْرِ وَعَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُمَا فِیْ لُبْسِ الْحَرِیْرِ لِحِکَّۃٍ کَانَتْ بِھِمَا۔

(بخاری کتاب اللباس باب مایرخص للرجال من الحریر لحکۃ صفحہ ۸۶۸/۲)

حضرت انسؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے حضرت زبیرؓ اور حضرت عبد الرحمٰن بن عوفؓ کو ریشم پہننے کی اجازت مرحمت فرمائی تھی کیونکہ ان دونو کو خارش کی شکایت تھی اور یہ لباس اس مرض کے لئے مفید ہے۔

رُوح الامیں سے آئے جو تنویر اور ہے

کل کی تھی اور، آج کی تصویر اور ہے
آیاتِ کائنات کی تفسیر اور ہے

یہ اور زندگی ہے، وہ ہے اور زندگی
خواب اور شے ہے خواب کی تعبیر اور ہے

نغمے طرب کے ہو گئے زیریں فضا میں گُم
لیکن صعودِ نالۂ شبگیر اور ہے

دل میں یقیں نہ ہو تو دعا بھی ہے بے اثر
لیکن نوائے شوق کی تاثیر اور ہے

گو عقل کے چراغ سے روشن تو ہے جہاں
رُوح الامیں سے آئے جو تنویر اور ہے

وابستہ تجھ سے کیوں نہ ہو ناکامیٔ حیات
تقدیر اور ہے تری تدبیر اور ہے

جو نُطق ہو مسیح کے علمِ کلام سے
اُس نُطق کی حلاوتِ تقریر اور ہے

ناہید وہ جو آخرِ شب بے خطا چلے
سوزِ دروں کے ہاتھ میں اِک تیر اور ہے

(عبد المنان ناہید)

جامعہ احمدیہ سے خارج شدہ طلباء

مندرجہ ذیل سابق طلباء جامعہ احمدیہ کے ذمہ لائبریری کی کتب ہیں۔ ان طلباء کو متعدد بار بذریعہ خط اطلاع دی گئی ہے مگر تا حال انہوں نے کتب واپس نہیں کیں۔ اب بذریعہ اعلان ہذا توجہ دلائی جاتی ہے کہ کتب جلد واپس کر دیں:۔

۱۔ رائے فضل حسین ولد رائے خان محمد صاحب ۷ کتب
۲۔ رفیق احمد غالب ۲ کتب
۳۔ نعیم اللہ " ایک کتاب
۴۔ محمد عزیز گجراتی ۲ کتب

(پرنسپل جامعہ احمدیہ)

خطبہ جمعہ

حضرت محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کو انسانوں کے قلوب جیتنے کے لئے حُسنِ اخلاق اور حُسنِ سلوک کی دو عظیم طاقتیں دی گئیں

روحانی انقلاب اسلام کے حق میں مقدر ہے اسے قریب لانے کے لئے ضروری ہے کہ ان دونوں عظیم طاقتوں کے جلوے ہماری زندگیوں میں بھی نظر آئیں

انسانیت کے بچاؤ اور حفاظت کے لئے جماعت احمدیہ پر جو اہم ذمہ داری عائد ہوتی ہے۔ اسے سمجھنا اور اس کے مطابق زندگی بسر کرنا ازبس ضروری ہے

از سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز

فرمودہ یکم ظہور ۱۳۴۸ ہش مطابق یکم اگست ۱۹۶۹ء بمقام مسجد احمدیہ کلڈنہ مری

(مرتبہ: مکرم یوسف سلیم صاحب شاہد ایم۔ اے)

تشہد و تعوذ کے بعد حضور نے سورۂ فاتحہ کی تلاوت فرمائی اور اس کے بعد فرمایا:-

مَیں پچھلے چند خطبات سے اسلامی اقتصادیات پر جو مضمون بیان کرتا چلا آرہا ہوں اس کا بقیہ حصہ انشاء اللہ ربوہ میں یا اگر اللہ تعالےٰ نے چاہا تو کراچی میں بیان کرونگا۔ اس وقت میں ایک دوسرے اہم مضمون کو بیان کرنا چاہتا ہوں۔

اللہ تعالےٰ نے میری توجہ اس طرف پھیری ہے

اس لئے مَیں ضروری سمجھتا ہوں کہ جماعت میں اس مضمون کو وضاحت سے بیان کر دیا جائے۔

عملی رنگ میں اب اس عظیم مہم کے لئے تیاری شروع کر دی جائے جس کا وقت ہم سے تقاضہ کرتا ہے۔ اور وہ یہ ہے کہ نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم سے اللہ تعالےٰ کا یہ وعدہ تھا کہ وہ اسلام کے تنزل کے بعد اسے دوبارہ ساری دنیا میں غالب کرنے کے سامان پیدا کرے گا۔ چنانچہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بعثت سے یہ زمانہ شروع ہو چکا ہے۔ اور اس کا ایک ابتدائی دور گزرنے کے بعد ہم ایک دوسرے مگر نہایت اہم دور میں داخل ہو چکے ہیں جیسا کہ احباب کو علم ہے۔ دو سال ہوئے میں نے یورپ کے سفر کے دوران

مغربی اقوام کو یہ تنبیہہ کی تھی

کہ اگر وہ اپنے پیدا کرنے والے رب کی طرف رجوع نہیں کریں گے۔ اس سے ایک زندہ تعلق قائم نہیں کریں گے۔ تو انکی تباہی کا زمانہ باوجود ان کی تہذیب کے عروج پر ہونے کے بالکل قریب ہے۔ ان کا ہلاکت و بربادی کے گڑھے میں گر جانا یقینی ہے۔ لیکن ان اقوام کو صرف متنبہ کر دینا کافی نہیں۔ اس کے مقابلہ میں آج جو ذمہ داری جماعت احمدیہ پر عائد ہوتی ہے اس کو سمجھنا اور پہچاننا اور پھر اس کے مطابق اپنی زندگیوں کو ڈھالنا ازبس ضروری ہے۔ ورنہ ہم اسلام کا وہ انقلاب عظیم دنیا میں بپا نہیں کر سکتے۔ جس کی ہمیں بشارت دی گئی ہے۔ اور جس کی ہم خواہش اور توقع رکھتے ہیں۔ یہ انقلاب عظیم جسموں کو ہلاک کرنے یا جسمانی طور پر انسان کو اسیر بنا لینے یا ذہنی طور پر اسے غلامی کی زنجیروں میں جکڑنے سے رونما نہیں ہوگا۔ بلکہ اس کے لئے ہمیں انسان کے دل کو اللہ تعالےٰ اور اس کے رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم کے لئے جیتنا ہوگا۔

آپ تاریخ اسلامی پر غور کریں

آپ دیکھیں گے کہ قرونِ اولےٰ میں اسلام کو اپنے زمانے کے لحاظ سے تمام اقوام اور تمام ممالک پر غلبہ حاصل ہوا۔ پہلی تین صدیوں کے بعد اگرچہ اسلام کا دورِ تنزل شروع ہو گیا تھا۔ لیکن اس تنزل کے پہلو بہ پہلو مختلف علاقوں میں ہمیں اسلام کی ترقی کا زمانہ بھی نظر آتا ہے۔ اور اس دورِ تنزل میں بھی اسلام کے حسن و احسان کے جلووں کی جھلک نظر آتی ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ایک جگہ تحریر فرمایا ہے۔ کہ اسلام کے تنزل کے دور میں بھی نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کے متبعین پر قربِ الٰہی کے دروازے اس کثرت سے کھلے ہوئے تھے کہ مقربین ایک سمندر کی طرح نظر آتے تھے۔ گو اس وقت اسلام اپنے ابتدائی دور کے عروج کے مقابلہ میں تنزل کا شکار تھا لیکن پھر بھی غیر اقوام یا غیر مذاہب کے زمانے اسلام کے اس دورِ تنزل سے بھی مقابلہ نہیں کر سکتے۔

اب پھر اسلام کے عروج کا زمانہ آرہا ہے۔ یعنی اب پھر قربانی دینے کا۔ عقل کو خدا تعالےٰ کے لئے استعمال کرنے کا اور نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کے دین کو پھیلانے کے لئے اپنی قوتوں اور استعدادوں کے خرچ کرنے کا زمانہ لوٹ آیا ہے۔ اسلام جب اپنے ابتدائی دور میں ساری دنیا پر غالب آگیا تھا اُس زمانہ کی تاریخ پر جب ہم غور کرتے ہیں تو ہمیں صرف یہی نظر نہیں آتا کہ مناظرے ہو رہے ہیں بحثیں ہو رہی ہیں۔ علمی اور عقلی دلائل دیئے جا رہے ہیں۔ جن سے قرآن کریم بھرا ہوا ہے بلکہ اس کے ساتھ اور اس سے بڑھ کر اور اس سے کہیں زیادہ

اسلام کی دو اور زبردست قوتیں

دو حسین طاقتیں دنیا میں جلوہ گر نظر آتی ہیں۔ اسلام درحقیقت انہی دو طاقتوں کے نتیجہ میں دنیا پر غالب آیا تھا۔ آج بھی ان دو طاقتوں کی ہمیں اشد ضرورت ہے۔

اللہ تعالےٰ نے نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کی حیاتِ طیبہ کو ہمارے لئے اسوۂ حسنہ قرار دیا ہے۔ آپؐ کی محبت اور پیار میں سرشار ہو کر آپؐ کی اتباع کرنا انسان پر اللہ تعالےٰ سے محبت اور اس کے قرب کے دروازے کھول دیتا ہے۔ نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کو بنی نوع انسان کے دلوں کو جیتنے اور اپنی طرف مائل کرنے کے لئے جو دو عظیم طاقتیں عطا کی گئی تھیں۔ ان میں سے ایک تو حُسنِ اخلاق کی طاقت ہے اور دوسری حُسنِ معاملہ یا حُسنِ سلوک کی۔ گو یہ دو الگ الگ فقرے ہیں۔ لیکن دراصل یہ دونوں ایک ہی تصویر کے دو رخ ہیں۔

اللہ تعالےٰ نے قرآن کریم میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے حسنِ اخلاق کے معجزے کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا ہے:-

وَاِنَّكَ لَعَلٰى خُلُقٍ عَظِيْمٍ (القلم ۶۸:۵)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے وضاحت سے بیان فرمایا ہے۔ کہ عربی میں "عظیم" کے لفظ کے استعمال کا مطلب یہ ہوتا ہے۔ کہ جس چیز کے لئے یہ لفظ استعمال ہوا ہے۔ وہ اپنی نوع میں سب سے اعلیٰ اور ارفع ہے۔ مثلاً یہاں مری میں چیل کے درخت بہت ہیں کسی چیل کے درخت کے متعلق یہ کہنا کہ یہ چیل کا عظیم درخت ہے اس کا مطلب یہ ہوگا کہ اس علاقے میں اتنا بڑا چیل کا درخت اور کوئی نہیں۔ یعنی اپنی نوع میں جس کو سب سے زیادہ عظمت حاصل ہو وہ عظیم کہلاتا ہے۔ کسی کو محض عظمت کا حاصل ہو جانا اسے عظیم نہیں بنا دیتا۔ بلکہ جس آدمی کو سب سے زیادہ عظمت حاصل ہو وہ عربی زبان کے لحاظ سے عظیم کہلاتا ہے۔

اللہ تعالےٰ نے نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کو مخاطب کرکے (اور درحقیقت دنیا کو بتانے کے لئے) فرمایا

وَاِنَّكَ لَعَلٰى خُلُقٍ عَظِيْمٍ

کہ اے رسول! تجھے خلق عظیم کا ایسا عظیم الشان معجزہ دیا گیا ہے کہ تجھ سے پہلے کسی نبی کو اس رنگ میں اس عظمت وشان کا معجزہ عطا نہیں ہوا۔ اس کے نتیجہ میں بنی نوع انسان کے دل تیری طرف مائل ہونگے۔ لوگ تجھ سے تعلق محبت قائم کریں گے، وہ تیرے طفیل اپنے زندہ خدا سے زندہ تعلق قائم کریں گے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اس آیۂ کریمہ کی تفسیر کرتے ہوئے لکھا ہے کہ اللہ تعالےٰ نے نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کو جو بہت سے روحانی معجزات عطا فرمائے تھے۔ ان میں سے آپؐ کا سب سے بڑا معجزہ حسن اخلاق کا معجزہ تھا۔ آپ کے اس اخلاقی معجزہ نے دنیا کے دلوں کو جھنجھوڑ کر رکھ دیا۔ اور انہیں غفلت کے پردوں سے باہر نکالا۔

آپؐ کا دوسرا معجزہ

جو دراصل اس اخلاقی معجزہ کے پہلو بہ پہلو چل رہا ہے وہ حسن معاملہ یا حسن سلوک کا معجزہ ہے اللہ تعالےٰ نے اس کا ذکر قرآن کریم کے اس فقرہ میں فرمایا کہ اے رسول! تجھے ہم نے رحمۃ للعالمین بنا کر بھیجا ہے۔ ساری دنیا یعنی پوری انسانیت کے لئے قطع نظر اس کے کہ ان کے رنگ سفید ہیں یا گندمی۔ سرخی مائل ہیں یا سیاہ۔ قطع نظر اس کے کہ وہ چھوٹے قد کی قومیں ہیں یا لمبے قد کی۔ قطع نظر اس کے کہ وہ امیر ہیں یا غریب۔ قطع نظر اس کے کہ وہ تعلیم یافتہ ہیں یا جاہل اور تعلیم کی نعمتوں سے محروم ہیں۔ قطع نظر اس کے کہ ان کی طاقتوں اور قوتوں کی صحیح طور پر نشوونما ہوئی ہے یا غلط طور پر ہوئی ہے۔ ہم نے ہر ایک انسان کے لئے تجھے رحمت بنا کر بھیجا ہے۔

نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کو یہ دو زبردست ہتھیار عطا کئے گئے تھے۔ ایک تو اخلاق ایسے کہ کسی آنکھ نے کسی اور میں ان کا مظاہرہ نہ دیکھا۔ دوسرے معاملہ ایسا کہ انسانیت اپنے کمال پر پہنچ کر بھی اس قسم کے حسن معاملہ یا حسن سلوک کا مظاہرہ نہیں کر سکتی۔ آپؐ انسانی اخلاق کا بہترین نچوڑ اور مرکزی نقطہ تھے۔ اولین اور آخرین کے لئے

برکات کا موجب

تھے۔ بنی نوع انسان کے لئے رحمتوں کا سرچشمہ تھے۔ میں نے گزشتہ جلسہ سالانہ کے موقعہ پر بتایا تھا کہ نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کی ذات اولین کے لئے موجب برکت ورحمت تھی اور آخرین کے لئے بھی موجب برکت ورحمت ہے۔

لیکن اگر ہم اس پہلو سے دیکھیں کہ ہم پر تو ذمہ داری آج کے انسان کی ہے ہم پر تو ذمہ داری آنے والے انسان یعنی اگلی نسلوں کی ہے۔ ہم نے ان انسانوں کی گردنیں کاٹ کر نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کے قدموں میں ان کے سروں کے مینار نہیں کھڑے کرنے ہیں۔ ہم اس کے لئے نہ تو پیدا ہوئے ہیں اور نہ ہی ہمیں اس کا حکم ہے بہت سے بادشاہوں کا دستور رہا ہے اور اس کو انہوں نے بڑے فخر سے بیان بھی کیا ہے۔ کہ ہم نے فلاں لڑائی میں لوگوں کے اتنے سر قلم کئے اور پھر ان کا ایک مینار بنا دیا۔ نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم اس لئے مبعوث نہیں ہوئے تھے کہ انسان کا سر کاٹ کر آپ کے قدموں میں لا رکھا جائے۔ بلکہ آپ کی بعثت کی غرض تو یہ تھی کہ آپؐ کے فیوض کے نتیجہ میں

انسان کے دل کی تاریکیاں اور ظلمتیں دور ہو جائیں

انسان کا دل آپؐ کے نور نبوت سے معمور ہو جائے۔ اس محسن اعظمؐ کی محبت اس رنگ میں موجزن ہو کہ انسان اس زندہ خدا سے تعلق محبت قائم کرنے پر مجبور ہو جائے جس زندہ خدا کی رحمتوں اور فضلوں کی وجہ سے نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کو یہ بلند مقام عطا ہوا۔

غرض یہ دو بڑے روحانی ہتھیار آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو دیئے گئے۔ آگے ان دو بڑے فیوض کی بے شمار نہریں ہیں جن سے پہلے بھی سیراب ہوئے اور پیچھے آنے والے بھی سیراب ہوتے چلے جائیں گے۔ یہ نہریں رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی حیات طیبہ کے مرکزی نقطہ سے نکل کر اکناف عالم میں پھیل گئیں۔ یہ دو بڑی نہریں

حسن اخلاق اور حسن سلوک کی نہریں

ہیں۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کا اپنی زندگی میں حق وصداقت پر مضبوطی سے قائم رہنے کا جو جلوہ نظر آتا ہے۔ صرف یہی ہمارے لئے اسوہ نہیں ہے۔ بلکہ آپؐ اپنی زندگی کے ہر شعبہ میں۔ خلق کے ہر پہلو میں اور حسن معاملہ کی ہر شق میں دنیا کے لئے کامل نمونہ تھے۔ البتہ یہ دو بڑی صفات جو نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے طفیل دنیا کو دی گئی تھیں ان میں ہمارے لئے بہت بڑا نمونہ قائم کر دیا گیا ہے۔ اگر ہم اس مقصد کو حاصل کرنا چاہتے ہیں جس مقصد کو لے کر نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم مبعوث ہوئے تھے۔ تو ہمارے لئے ضروری ہے کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی ان دو بڑی اور بنیادی صفات کی پیروی اور آپؐ کا ظل بننے کی کوشش کریں تاکہ ہمارے ذریعے سے آپؐ کے روحانی فیوض دنیا میں جاری ہوں۔ اس وقت ان دو اخلاقی ہتھیاروں کے استعمال کی اشد ضرورت محسوس ہو رہی ہے۔ کیونکہ دنیا کا ایک بڑا حصہ ایسا ہے جو حسن معاملہ کا مطالبہ کر رہا ہے۔ انہیں ان کے حقوق نہیں مل رہے

آج انسانیت ایسے چوراہے پر کھڑی ہے

کہ اگر آپ اپنی ذمہ داریوں کو سمجھیں۔ اور اسے کما حقہ نباہنے کی کوشش کریں تو آپ انسانیت کو اس راہ پر لا سکتے ہیں۔ جو اللہ تعالےٰ کے قرب کی طرف لے جانے والی ہے۔ اور اسے اس راہ پر سے پرے ہٹا سکتے ہیں۔ جو آج دہریت کی طرف، جو آج بداخلاقی کی طرف، جو آج نا انصافی کی طرف، جو آج انسانیت کی بدترین دشمنی کی طرف لے جا رہی ہے اور یہ ایک ایسی حقیقت ہے جو ہر ایک کو نظر آ رہی ہے اور ایک ایسی بات ہے جو کسی سے ڈھکی چھپی نہیں ہے۔ اس لئے آج یہ سوال بڑی شدت کے ساتھ ہمارے سامنے آتا ہے کہ کیا ہم بنی نوع انسان کو نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم سے دور لے جانے والی راہ پر چلنے دیں گے یا ان کے دل جیت کر انہیں اس شاہراہ پر گامزن کر دیں گے جو سیدھی محمد صلے اللہ علیہ وسلم اور آپؐ کے رب کی طرف لے جانے والی ہے۔

پس ہم میں سے ہر ایک کا یہ فرض ہے۔

جماعت احمدیہ کی یہ بڑی بھاری ذمہ داری ہے

کیونکہ جماعت میں داخل ہونے کا سوائے اس کے اور کوئی مقصد نہیں ہے۔

کہ انسانیت کے دل محمد صلے اللہ علیہ وسلم اور آپؐ کے رب کے لئے جیت لئے جائیں آپ میں سے ہر ایک کا یہ فرض ہے کہ آپ تب ہی کے گڑھے کے کنارے کھڑی انسانیت کو تباہی سے دوچار ہونے سے بچانے کی کوشش کریں۔ اور آپ کی یہ کوشش صرف عقلی دلائل سے کامیابی کا منہ ہرگز نہیں دیکھ سکتی۔ کیونکہ خدا تعالےٰ نے انسان کا دماغ کچھ ایسا بنایا ہے کہ وہ ایک سچی دلیل کے مقابلہ میں ایک سو فسطائی دلیل گھڑ لیتا ہے اور انسانی دل اس پر تسلی پا جاتا ہے۔ ہم اس کو حماقت کہہ سکتے ہیں یا جو مرضی آئے کہہ سکتے مگر اس سے کوئی فرق نہیں پڑتا۔ کیونکہ بسا اوقات ہم کسی کو اس عقلی دلیل کے ذریعہ سے اسے تباہی سے بچا نہیں سکتے۔ لیکن جب وہ انسان جو ابتک محمد صلے اللہ علیہ وسلم سے دور ہیں اور آپؐ کے خُلقِ عظیم سے بے بہرہ ہیں۔ انحو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے

حُسنِ اخلاق اور حُسنِ سلوک کے جلوے

بطور ظل کے ہماری زندگیوں میں نظر آنے لگ جائیں گے۔ تو پھر وہ کسی اور حُسن پر فریفتہ ہو ہی نہیں سکتے۔ کیونکہ دنیوی حُسن خواہ کسی رنگ کا ہو۔ مثلاً پھول کا حسن ہے۔ اچھی زبان کا بھی ایک حُسن ہے۔ ہر خوبصورت چیز انسان کا دل موہ لیتی ہے اور انسانی توجہ کو اپنی طرف کھینچ لیتی ہے تاہم یہ سارے دنیوی حُسن نسبتی ہیں۔ لیکن محمد صلے اللہ علیہ وسلم کی ذات میں یہ جو دو حُسن پائے جاتے ہیں یہ حقیقی ہیں۔ اگر کسی کو حقیقی چیز مل جائے تو وہ نسبتی چیز کی طرف مائل ہی نہیں ہوتا۔ کیونکہ انسانی فطرت کے خلاف ہے۔

پس اللہ تعالےٰ نے انسانی فطرت ہی ایسی بنائی ہے کہ اگر اس کے سامنے حُسنِ اخلاق اور حُسنِ سلوک کے نمونے پیش کئے جائیں۔ تو وہ نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کا گرویدہ اور عاشق بن جائے۔ اور اس طرح اللہ تعالےٰ کے ساتھ اس کا تعلق محبت قائم ہو جانے سے اللہ تعالےٰ کا پیار اسے حاصل ہو جائے۔ لیکن ہم اس بھولی بھٹکی انسانیت کو تباہی سے بچانے میں صرف اسی صورت میں کامیاب ہو سکتے ہیں کہ ہماری زندگیاں محمد صلے اللہ علیہ وسلم کے روحانی فیض سے مستفیض اور آپ کے حُسنِ اخلاق اور حسن سلوک کے رنگ میں رنگین ہوں۔ اگر خدانخواستہ ہم اس میں کامیاب نہ ہوئے۔ تو پھر انسانیت کے لئے ہلاکت یقینی ہے وہ اس سے بچ نہیں سکتی۔

جیسا کہ میں پہلے بتا چکا ہوں ساری

انسانیت کے بچاؤ اور حفاظت کی ذمہ داری

آپ پر ڈالی گئی ہے۔ اگر کوئی انہیں ہلاکت سے بچا سکتا ہے تو وہ آپ ہیں کیونکہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے طفیل محمد صلے اللہ علیہ وسلم کے خلق عظیم اور رحمۃ للعالمین کے جلوے آپ پر ظاہر ہوئے ہیں۔ یہ دو حُسن ایسے ہیں کہ ان کو دیکھ کر انسانی دل ان سے متاثر اور ان کی طرف مائل ہوئے بغیر نہیں رہ سکتا۔ پس یہ ہماری دو بنیادی ذمہ داریاں ہیں۔ آج تو میں نے اس کی تمہید ہی بیان کی ہے۔ ممکن ہے اللہ تعالےٰ مجھے توفیق دے تو اس کی تفصیل میں مجھے آٹھ دس خطبے دینے پڑیں۔ کیونکہ جماعت میں جو زیادہ پڑھے لکھے نیز جو کم تعلیم یافتہ ہیں ہر ایک کو مدنظر رکھ کر بتانا پڑے گا۔ ویسے ہماری جماعت میں اس معنی میں تو شاید ہی کوئی کم پڑھا لکھا ہو جس معنی میں یہ فقرہ عموماً استعمال کیا جاتا ہے بہرحال ہماری جماعت اپنے علم کے لحاظ سے، اپنی استعداد کے لحاظ سے، مختلف لوگوں پر مشتمل ہے۔ اس لئے ہم میں سے ہر ایک کو سمجھانا ضروری ہے۔ ہر ایک کو اس کی ذمہ داری کا احساس دلانا لازمی ہے۔ ہر ایک کو یہ بات ذہن نشین کرانی ہے کہ انسانیت اس وقت خطرے میں ہے اور صرف وہی اس کو تباہی سے بچا سکتے ہیں۔ اس لئے اپنی زندگی کو محمد صلے اللہ علیہ وسلم کے حُسن و احسان کے جلووں سے منور بنائیں تاکہ لوگ آپ کی زندگی میں رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے اخلاق کی چمک دیکھ سکیں۔ اگر آپ محمد صلے اللہ علیہ وسلم کے حُسنِ اخلاق، اگر آپ محمد صلے اللہ علیہ وسلم کے حسن سلوک کے جلوے اپنی زندگی میں اپنے عمل سے غیر کو دکھا نہیں سکتے تو پھر یہ دعوےٰ غلط ہے کہ انسانیت کو ہلاکت سے محفوظ رکھنے کا فرض ہم پر عائد کیا گیا ہے۔ اگر ہمیں یہ اہم کام سونپا گیا ہے۔ تو پھر

ہمارے لئے یہ ازبس ضروری ہے

کہ ہم ان دو روشنیوں، ان دو چمکوں اور ان دو حسنوں کے ذریعہ سے بنی نوع انسان کے دلوں کو محمد صلے اللہ علیہ وسلم اور آپؐ کے رب کے لئے جیت لیں۔ اگر ہم حقیقی معنوں میں کوشش کریں۔ اپنی زندگیوں کو نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے حُسنِ اخلاق کے نور سے منور کر لیں۔ اور ہماری زندگیوں میں آپؐ کے حُسنِ سلوک کی جھلک نظر آنے لگے تو کوئی وجہ نہیں کہ آج کا انسان ہم سے پرے ہٹے اور ہماری طرف دوڑا ہوا نہ آئے۔ ہمارے گلے سے آ کر لپٹ نہ جائے۔ ہمارا ممنون احسان نہ بن جائے۔ اور وہ برملا اعتراف نہ کرنے لگے کہ تم ہی وہ لوگ ہو جنہوں نے ہمیں وہ نور دکھایا جس نے ہمارے سارے اندھیروں کو دور کر دیا۔ اور تم ہی وہ لوگ ہو جنہوں نے اس مبارک چہرہ سے جو ہر پہلو سے، ہر زاویہ سے اللہ تعالےٰ کا سراپا نور تھا اس سے ہمیں متعارف کرا دیا۔ اور اللہ تعالےٰ جو ایک زندہ طاقت اور ایک زندہ وجود ہے۔ اور جو حی و قیوم ہے اس کے ساتھ ہمارا زندہ تعلق قائم کر دیا۔ کیونکہ اس کے باہر تو محض لفاظی ہے۔ بقاء اور قیام نہیں۔ اگر حی خدا کے ساتھ ہمارا تعلق نہیں تو ہماری زندگی کوئی زندگی نہیں اور اگر قیوم خدا کے ساتھ ہمارا تعلق نہیں۔ تو ہماری بقا کوئی بقا نہیں اور حی و قیوم خدا کے ساتھ تعلق اس وقت پیدا ہوتا ہے۔ جب انسانی زندگی میں یہ دو عظیم خُلق دو طرفہ طور پر جلوہ گر ہوں۔ اس طرح ایک حُسن کا ہالہ اور ایک نور کا ہالہ انسان کے دل کے گرد آ جاتا ہے۔ جس کے نتیجہ میں کسی ظلمت اور کسی اندھیرے کا اس ہالہ میں سے گزر کر اس کے دل تک پہنچنا ممکن ہی نہیں رہتا۔

پس گم کردہ راہ انسان کو بچانے اور سیدھے راستے پر لانے کی یہی ایک تدبیر ہے ورنہ قریب ہے کہ وہ ہلاکت کے گڑھے میں جا گرے۔ اس کو ہلاکت سے بچانے کی ذمہ داری ہم پر عائد ہوتی ہے۔ اور اس ذمہ داری کی بجا آوری کے لئے

ہمیں نسلاً بعد نسلٍ قربانیاں دینی پڑیں گی

کیونکہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے یہ وعدہ ہے کہ تین صدیوں کے اندر اندر اسلام تمام دنیا پر غالب ہو جائے گا۔ اسلام کو دنیا پر کامل غلبہ بخشنے کے لئے ہی آپ کو مبعوث کیا گیا ہے۔ ہم امید رکھتے ہیں کہ جب تین صدیوں کے اندر اندر کہا گیا ہے۔ تو تین صدیاں پوری نہیں ہونگی کہ اسلام کو تمام دنیا پر کامل غلبہ حاصل ہو جائے گا۔ ۵۰۔ ۶۰ یا ۷۰ سال اُدھر سے کم ہو جائیں اور قریباً ۹۰ سال ہی ادھر سے گزر چکے ہیں۔ اس لحاظ سے ان تین سو سالوں میں سے نصف زمانہ گزر چکا ہے۔ آگے ہماری تین چار یا پانچ نسلیں ہونگی۔ جن پر یہ ذمہ داری پڑے گی۔ پس حسن تدبیر سے اس اہم ذمہ داری کو آئندہ نسلوں پر منتقل کرنا بھی ہماری ذمہ داری ہے۔

مَیں نے آج مختصراً دوستوں کو اس طرف توجہ دلائی ہے۔ وہ عظیم انقلاب جو اسلام کے حق میں مقدر ہے اس کا وقت آ چکا ہے۔ اس اسباب کی دنیا میں جو بھی انقلابات رونما ہوتے ہیں خواہ وہ جسمانی ہوں یا سیاسی اور خواہ وہ روحانی انقلاب ہوں اسباب ہی کے ذریعہ سے بپا ہوا کرتے ہیں۔ اس لئے

اس عظیم روحانی انقلاب کو رونما کرنے کے لئے

ہمارے لئے یہ بڑا ہی ضروری ہے کہ نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کا اپنوں اور غیروں سب کے ساتھ جو حسن اخلاق اور حسنِ سلوک نظر آتا ہے۔ وہ حسن اپنے اندر پیدا کریں تاکہ ہم انسانیت کے دل عملاً جیت سکیں۔ اور ہم یہ دل جیت کر محمد صلے اللہ علیہ وسلم کے قدموں میں ڈال دیں۔ اور عرض کریں کہ اے ہمارے پیارے آقا! ہم نے نوعِ انسانی کے دل آپ کے لئے جیت لئے ہیں۔ اب یہ تحفہ قبول فرما کر اسے اپنے رب رحیم اور رب کریم کے حضور پیش فرمائیں اللہ تعالےٰ ہمیں اپنی ذمہ داریوں کو سمجھنے اور پھر ان کو نباہنے کی کما حقہ توفیق عطا فرمائے۔

اعلانِ نکاح

فرمودہ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

ربوہ ۹ ماہ ظہور ۱۳۴۸ ہش بعد نماز عصر مسجد مبارک میں سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے عزیزہ شاہدہ صاحبہ بنت مکرم مولوی صالح محمد صاحب فیکٹری ایریا ربوہ کے نکاح ہمراہ مکرم قریشی محمود اقبال صاحب ابن مکرم قریشی عبدالحق صاحب راولپنڈی کا اعلان بعوض پانچ ہزار روپیہ مہر فرمایا۔ اس موقع پر حضور نے مندرجہ ذیل خطبہ ارشاد فرمایا:-

(خاکسار سلطان احمد پیر کوٹی قائمقام انچارج صیغہ زود نویسی ربوہ)

خطبہ مسنونہ کے بعد فرمایا:-

"اس وقت میں عزیزہ شاہدہ صاحبہ بنت مکرم مولوی صالح محمد صاحب فیکٹری ایریا ربوہ کے نکاح کا اعلان کروں گا جو قریشی محمود اقبال صاحب ابن مکرم قریشی عبدالحق صاحب راولپنڈی کے ساتھ قرار پایا ہے۔

مکرم مولوی صالح محمد صاحب

نے اپنی زندگی سلسلہ کی خدمت میں گزاری ہے اس لئے وہ دعا کے مستحق ہیں۔ دوست دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ یہ رشتہ ان کے لئے بہتر بنائے اور واقفین دین محمد صلے اللہ علیہ وسلم اس کے نتیجہ میں پیدا ہوں جو اپنی عاجزانہ قربانیوں کے ساتھ اشاعتِ اسلام میں کوشاں رہیں اور دین و دنیا کی حسنات انہیں اللہ کے فضل سے ملتی رہیں۔"

(اس کے بعد حضور نے ایجاب و قبول کرایا اور رشتہ کے بابرکت ہونے کے لئے حاضرین سمیت لمبی دعا فرمائی)

اعلانِ داخلہ کلیۃ الطب بالجامعۃ الاحمدیہ ربوہ

طبیہ کالج ربوہ موسمی تعطیلات کے بعد یکم ستمبر ۱۹۶۹ء سے دوبارہ کھل رہا ہے۔ نئی کلاس فرسٹ ایر کا داخلہ بھی اسی تاریخ سے شروع ہو کر دس دن تک جاری رہے گا۔ طلباء کا وقتِ مقررہ پر حاضر ہونا ضروری ہے اور نئے داخل ہونے والے طلباء بھی مقررہ مدت کے اندر داخل ہونے کی کوشش کریں۔

(پرنسپل جامعہ احمدیہ)

نوجوان اپنے آپ کو خدمتِ دین کے لئے پیش کریں

سیدنا حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں:-

"یہ بات اچھی طرح سے ذہن نشین کر لینی چاہیئے کہ جب اسلام کو سپاہیوں کی ضرورت ہے تو جو شخص طاقت اور اہلیت رکھنے کے باوجود آگے نہیں بڑھتا وہ گناہ گار ہے اس لئے جو نوجوان اپنے آپ کو پیش کر سکتے ہیں اور اس ذمہ داری کو نباہ سکتے ہوں وہ پیش کریں۔"

(وکیل التعلیم تحریکِ جدید)

لجنات توجہ کریں

(حضرت سیدہ مریم صدیقہ صاحبہ مدظلہا العالی)

لجنہ اماء اللہ کا سال ۳۰ ستمبر کو ختم ہو جاتا ہے اور اکتوبر کے پہلے ہفتہ میں تمام لجنات کی طرف سے سالانہ رپورٹیں موصول ہو جاتی ہیں اس سلسلہ میں تمام لجنات کی اطلاع کے لئے اعلان کرتی ہوں کہ اس سال لجنہ کی ترقی کو پرکھنے کے لئے لجنہ مرکزیہ نے کچھ معیار مقرر کئے ہیں جو سالانہ رپورٹ ۶۸-۱۹۶۷ء شائع شدہ کے آخری صفحات میں "معیار برائے سند امتیاز" کے عنوان سے شائع کئے گئے ہیں۔ تمام لجنات لمبی چوڑی رپورٹیں اور صفحات کے صفحات سیاہ کرنے کی بجائے ان معیاروں کو سامنے رکھ کر ترتیب وار ان کے جواب لکھ کر بھجوائیں۔ گویا اس سال آپ کی سالانہ رپورٹ ان سب سوالات کا جواب ہو گی جو اس میں کئے گئے ہیں۔ پھر ان پر ہر سوال کے مقررشدہ نمبروں میں سے نمبر دیئے جائیں گے۔ جن لجنات نے گزشتہ سال کی سالانہ رپورٹ ابھی تک نہیں خریدی وہ دفتر لجنہ کو تین روپے بھجوا کر منگوا لیں اس کے بغیر آپ سالِ رواں کی رپورٹ نہیں لکھ سکیں گی۔

معلمین وقفِ جدید کیلئے ایک تاکیدی ہدایت

پیشتر ازیں بھی تمام معلمین وقفِ جدید کو بذریعہ سرکلر یہ ہدایت کی جا چکی ہے کہ وہ اپنے اپنے حلقے میں تمام بالغ افراد اور اطفال کو وقفِ جدید کے مالی پروگرام میں شامل کریں اور اپنی ماہوار رپورٹ میں یا ایک علیحدہ کارڈ کے ذریعے ناظم مال وقفِ جدید کو اطلاع دیں کہ ان کے حلقے میں کتنے افراد (بالغ۔ بچے اور مستورات) وقفِ جدید کے جہاد میں شامل ہیں نیز یہ کہ کیا وہ باقاعدہ اپنا چندہ ۶/- روپے سالانہ کے حساب سے جو وقفِ جدید کا اقل ترین معیار ہے ادا کر رہے ہیں کہ نہیں۔ اس ہدایت کی تکمیل ان کے فرائض میں شامل ہے اور احبابِ جماعت کا زیادہ سے زیادہ تعداد میں شامل ہونا معلمین کی کارگزاری کا معیار سمجھا جائے گا۔ تمام معلمین صاحبان اس طرف خاص توجہ فرماویں۔

(ناظم مال وقفِ جدید انجمن احمدیہ۔ پاکستان۔ ربوہ)

داخلہ جامعہ احمدیہ

انشاء اللہ العزیز موسمی تعطیلات کے بعد ۱۲ ستمبر کو جامعہ احمدیہ کھل رہا ہے اور نئے سال کی تعلیم شروع ہو رہی ہے۔

نئے داخل ہونے والے طلباء کا انٹرویو اور داخلہ ۱۰ اور ۱۱ ستمبر کو صبح ۸ بجے سے ۱۲ بجے تک جامعہ احمدیہ میں ہو گا۔ داخل ہونے والے طلباء گھر سے پوری تیاری کر کے آئیں اور بستر اور چارپائی وغیرہ کا انتظام کر کے آئیں۔

فارم داخلہ اسی وقت دفتر جامعہ سے حاصل کر کے پُر کر دیں۔ پراسپکٹس منگوا سکتے ہیں۔

(پرنسپل جامعہ احمدیہ)

تاریخ اسلام

اسلامی افواج کے نامور سپہ سالار

حضرت سعدؓ بن ابی وقاص

حضرت سعد بن ابی وقاص بڑے رتبہ کے صحابی اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے ماموں تھے۔ آپ کی بہادری شجاعت، رعب و تہور اور فن حرب میں قابلیت سب کے نزدیک مسلّم تھی۔ تاریخ اسلام میں بحیثیت ایک مسلمان سپہ سالار کے آپ حضرت خالد بن ولیدؓ کے بعد دوسرے بڑے سپہ سالار تسلیم کئے جاتے ہیں آپ نے حضرت عمر فاروقؓ کے زمانے میں متعدد جنگوں میں حصہ لیا اور پیشتر ازیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی زیر قیادت بدر و احد کے معرکہ ہائے کفر و اسلام میں کارہائے نمایاں انجام دیئے دیئے آپ کی بہادری اور فن حرب کے سلسلے میں آپ کی حیرت انگیز صلاحیت حضرت عمر فاروقؓ کے عہد خلافت میں پوری طرح اجاگر ہوئی۔ حضرت عمرؓ کے زمانہ میں انہوں نے متعدد جنگی معرکوں میں حصہ لیا اور ہر معرکے میں اپنی جنگی صلاحیتوں کا لوہا منوایا۔

جنگ قادسیہ میں حضرت سعدؓ کی زیر سرکردگی جو معرکہ ہوا اس کی نظیر ملنا مشکل ہے۔ اس جنگ میں آپ نے اپنی خداداد صلاحیت کا مظاہرہ کیا۔ قادسیہ نہایت شاداب اور نہروں اور پلوں کی وجہ سے مشہور مقام تھا۔ حضرت عمرؓ اکثر ان مقامات سے گزرے تھے اور اس مقام کی ہیئت اور کیفیت سے واقف تھے۔ حضرت سعد بن ابی وقاص اپنے فرائض منصبی کے طور پر ایک جگہ "شراف" میں ٹھہرے ہوئے تھے کہ دربار خلافت سے ایک فرمان آیا جس کا مضمون یہ تھا:

"شراف سے آگے بڑھ کر قادسیہ میں مقام کرو اور اس طرح مورچہ جماؤ کہ سامنے عجم کی زمین اور پشت پر عرب کے پہاڑ ہوں تاکہ فتح ہو تو جہاں تک چاہو بڑھتے چلے جاؤ اور خدانخواستہ دوسری صورت پیش آئے تو ہٹ کر پہاڑوں کی پناہ میں آسکو۔"

اس فرمان میں قادسیہ کا موقع اور محل بھی مذکور تھا ساتھ ہی ہدایت بھی کی گئی تھی کہ قادسیہ پہنچ کر اس سرزمین کا پورا نقشہ لکھ کر بھیجو کیونکہ میں نے بعض ضروری باتیں اس وجہ سے نہیں لکھیں کہ موقع اور مقام کے پورے حالات مجھ کو معلوم نہ تھے۔ حضرت سعدؓ بن ابی وقاص نے نہایت تفصیل سے موقع جنگ کی حدود اور حالات لکھ کر حضرت عمر فاروقؓ کو بھیج دیئے۔ دربار خلافت سے روانگی کی اجازت آئی چنانچہ حضرت سعدؓ شراف سے چل کر قادسیہ پہنچے۔ یہاں عجمیوں کا میگزین رہا کرتا تھا۔ وہ مفت ہاتھ آگیا قادسیہ پہنچ کر حضرت سعد نے ہر طرف ہرکارے دوڑا دیئے کہ غنیم کی خبریں لائیں انہوں نے آکر بیان کیا کہ رستم (پسر فرخ زاد) جو آرمینیہ کا رئیس ہے سپہ سالار مقرر ہوا ہے اور مدائن سے چل کر ساباط میں ٹھہرا ہے۔ حضرت سعدؓ نے حضرت عمرؓ کو اطلاع دی وہاں سے جواب آیا کہ لڑائی سے پہلے کچھ لوگ سفیر بن کر جائیں اور ان کو اسلام کی رغبت دلائیں حضرت سعدؓ نے سرداران قبائل میں سے چودہ نامور شخص منتخب کئے جو مختلف صفات کے لحاظ سے تمام عرب میں منفرد حیثیت رکھتے تھے۔ حضرت سعد نے خلیفۂ اسلام کے حکم کے مطابق ایرانیوں کے پاس تین دفعہ سفیر بھیجے مگر بات نہ بنی اور انہوں نے دعوت حق قبول کرنے سے انکار کر دیا۔ اس سلسلے کے آخری سفیر حضرت مغیرہؓ تھے لیکن رستم نے کوئی اثر نہ لیا۔ بالآخر حضرت مغیرہ نے تلوار کے قبضہ پر ہاتھ رکھ کر کہا

"اگر اسلام و جزیہ منظور نہیں تو اس سے فیصلہ ہوگا"

اس پر رستم غصہ میں بھڑک اٹھا اور کہا آفتاب کی قسم کل تمام عرب کو برباد کر دوں گا حضرت مغیرہؓ اٹھ کر چلے گئے اور صلح کی تمام امیدیں ختم ہوگئیں۔ رستم اب تک لڑائی کو برابر ٹالتا رہا تھا۔ لیکن حضرت مغیرہ کی گفتگو نے اس کو اس قدر غیرت دلائی کہ اسی وقت کمر بندی کا حکم دیا قادسیہ میں ایک قدیم شاہی محل تھا جو عین میدان کے کنارے پر واقع تھا سعدؓ کو چونکہ عرق النساء کی شکایت تھی اور چلنے پھرنے سے معذور تھے اس لئے فوج کے ساتھ شریک نہ ہو سکے۔ بالاخانے پر میدان کی طرف منہ کر کے تکیہ کے سہارے سے بیٹھے اور اپنے بجائے خالد بن عرفطہ کو سپہ سالار مقرر کیا۔ تاہم فوج کو لڑاتے خود تھے۔ یعنی جس وقت جو حکم دینا مناسب ہوتا تھا پرچوں پر لکھ کر اور گولیاں بنا کر خالد کی طرف پھینکتے جاتے تھے اور خالد ان ہی ہدایتوں کے مطابق لڑائی کا اسلوب بدلتے جاتے تھے، فن کے ابتدائی زمانے میں، فن جنگ کا اس قدر ترقی کرنا حیران کن اور عربوں کی تیزیٔ طبع اور لیاقت جنگ کی دلیل ہے۔ فوجیں آراستہ ہو چکیں تو حضرت سعدؓ نے قاعدے کے مطابق تین نعرے مارے اور چوتھے پر لڑائی کا اعلان کر دیا۔

حضرت سعدؓ جس وقت بالاخانے پر بیٹھے فوج کو لڑا رہے تھے ان کی بیوی سلمیٰ بھی ان کے برابر بیٹھی تھی ایرانیوں نے جب ہاتھیوں کو ریلا اور مسلمان پیچھے ہٹے تو سعدؓ غصے کے مارے بے تاب ہو جاتے تھے اور کروٹیں بدلتے جاتے تھے۔ سلمیٰ یہ حالت دیکھ کر بے اختیار چلا اٹھی کہ افسوس کہ آج مثنیٰ نہ ہوا۔ حضرت سعد نے اس کے مونہہ پر تھپڑ کھینچ مارا کہ مثنیٰ ہوتا تو کیا کر لیتا۔ سلمیٰ نے کہا سبحان اللہ بزدلی کے ساتھ غیرت بھی" یہ اس بات پر طعن تھا کہ حضرت سعدؓ خود لڑائی میں شریک نہ تھے۔

اگلے دن حضرت سعدؓ نے سب سے پہلے میدان جنگ سے مقتولین کی لاشیں اٹھوا کر دفن کرائیں اور جس قدر زخمی تھے مرہم پٹی کے لئے عورتوں کے حوالے کر دیئے پھر فوج کو کمر بندی کا حکم دیا۔ لڑائی ابھی شروع نہیں ہوئی تھی کہ حضرت عمرؓ کے حکم پر حضرت ابو عبیدہؓ نے حضرت سعدؓ کی مدد کے لئے چھ ہزار فوج شام سے بھیج دی۔ دوسرے دن پھر لڑائی شروع ہوگئی۔ عین ہنگامۂ جنگ میں حضرت عمر کے قاصد پہنچے جن کے ساتھ بیش قیمت گھوڑے اور تلواریں تھیں ان لوگوں نے فوج کے سامنے پکار کر کہا کہ امیرالمومنین نے یہ انعام ان لوگوں کو بھیجا ہے جو اس کا حق ادا کر سکیں چنانچہ اسلامی فوج کے کمانڈروں میں سے ایک حضرت قعقاعؓ نے جمال بن ملک، ابل بن عمرو، طلیحہ بن خویلد، عاصم بن عمر التمیمی کو تلواریں حوالہ کیں اور قبیلہ بجیلہ کے چار بہادروں کو گھوڑے عنایت کئے۔

جس وقت لڑائی کا ہنگامہ گرم تھا، ابو محجن جو ایک مشہور شاعر اور بہادر تھے، اور جن کو شراب پینے کے جرم میں حضرت سعدؓ نے قید کر دیا تھا قید خانے کے دریچے سے لڑائی کا تماشہ دیکھ رہے تھے اور شجاعت کے جوش میں بے اختیار ہوئے جاتے تھے۔ آخر ضبط نہ کر سکے۔ سلمیٰ (حضرت سعدؓ کی بیوی) کے پاس گئے کہ خدا کے لئے اس وقت مجھ کو چھوڑ دو۔ لڑائی سے زندہ بچ گیا تو خود آکر بیڑیاں پہن لوں گا۔ سلمیٰ نے انکار کیا یہ حسرت کے ساتھ واپس آئے اور بار بار پُردرد لہجہ میں اپنے اشعار پڑھتے تھے۔ ان اشعار نے سلمیٰ کے دل پر یہ اثر کیا کہ خود آکر بیڑیاں کاٹ دیں۔ انہوں نے فوراً اصطبل میں جاکر حضرت سعدؓ کے گھوڑے پر جس کا نام بلقا تھا زین کسا اور میدان جنگ میں پہنچ کر بھالے کے ہاتھ نکالتے ہوئے ایک دفعہ میمنہ سے میسرہ تک چکر لگایا۔ پھر اس زور شور سے حملہ کیا کہ جس طرف نکل گئے صف کی صف الٹ دی۔ تمام لشکر متحیر تھا کہ یہ کون بہادر ہے! حضرت سعد بھی حیران تھے دوسرے دن سے کہتے حملہ کا انداز ابو محجن کا ہے لیکن وہ تو قید خانہ میں ہے شام ہوئی تو ابو محجن نے قید خانے میں آکر خود بیڑیاں پہن لیں۔ سلمیٰ نے یہ سب حالات حضرت سعدؓ سے بیان کئے۔ حضرت سعد نے اسی وقت ان کو رہا کر دیا اور کہا! خدا کی قسم مسلمانوں پر جو شخص یوں نثار ہو میں اس کو سزا نہیں دے سکتا۔ ابو محجن نے کہا بخدا میں بھی آج سے پھر کبھی شراب کو ہاتھ نہ لگاؤں گا۔ دوسرے دن بھی قیامت خیز لڑائی ہوئی مگر کوئی فیصلہ نہ ہو سکا تیسرے دن کے معرکے میں مسلمانوں نے انتہائی جوش سے حملہ کیا۔ اور بالآخر ایرانیوں کو پیچھے ہٹنے پر مجبور کر دیا۔ رستم یہ حالت دیکھ کر تخت سے کود پڑا کہ تیر کر نکل جائے لیکن ایک مسلمان فوجی بہادر بھی اس کے ساتھ ہی کود پڑے اور ٹانگیں پکڑ کر باہر کھینچ لائے اور پھر تلوار سے اس کا کام تمام کر دیا۔ ایرانیوں نے دیکھا تو ان کا تخت سپہ سالار سے خالی تھا۔ تمام فوج میں بھگدڑ مچ گئی۔ مسلمانوں نے دور تک تعاقب کیا اور ہزاروں لاشیں میدان میں بچھا دیں حضرت سعدؓ نے حضرت عمرؓ کو فتح نامہ لکھا اور دونوں طرف کے مقتولوں کی تفصیل لکھی اور یوں قادسیہ فتح ہوا۔

سوئٹزرلینڈ کی مسجد محمود

ایک مقامی اخبار کی نظر میں

اسلامی رواداری اور اس کے فراخدلانہ رویہ کا اعتراف

مکرم چوہدری مشتاق احمد صاحب باجوہ بی اے ایل ایل بی امام مسجد محمود سوئٹزرلینڈ

یکم اگست ۱۹۶۹ء کو جب سوئٹزرلینڈ اپنی بنیاد کی سالگرہ کو روایتی شان سے منا رہا تھا اور اس کے اخباروں نے خاص مضامین شائع کئے۔ اس ملک کے چند چوٹی کے اخباروں میں سے ایک ٹاگس انسائیگر (TAGES ANZEIGER) نے مسجد محمود کے بارہ میں ایک مضمون شائع کیا جس کا مطالعہ قارئین الفضل کے لئے موجب دلچسپی ہوگا اس لئے اس کا ترجمہ پیش کیا جاتا ہے۔

مضمون کے اوپر مسجد محمود میں خطبہ عید کی ایک تصویر دیتے ہوئے اس کے نیچے لکھا ہے:۔

"مشتاق احمد باجوہ احترام کے مقام پر کھڑے بحیثیت امام مومنین سے خطاب کر رہے ہیں"

پھر مضمون یوں شروع ہوتا ہے:۔

زیورک میں اسلام ۔ امام سے ایک ملاقات

"اللہ سب سے بڑا ہے"۔ "اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور محمد اللہ کے رسول ہیں"۔ یہ معروف و مسلم اسلامی کلمہ کے الفاظ آراستی عربی عبارت میں ایک شاہی نیلے رنگ کی لوح پر کندہ ہیں جو ایران کے قدیم فنون لطیفہ کے مرکز اصفہان کی ایک نشانی ہے اور مشاہیر فورخ پر فن تعمیر کے لحاظ سے ایک دلکش عمارت کی پہلی منزل پر آویزاں ہے اس عمارت کا سفید چھپر یا مینار بتا رہا ہے کہ یہ ایک مسجد ہے

مسجد کا نماز پڑھنے والا کمرہ سادہ ہے یعنی سرخ رنگ کا فرشی قالین خاکستری دیواریں اور جدید طرز کا دیدہ زیب شیشہ کا گنبد۔ اس کا عقبی کمرہ جو دروازہ سے اس کے ساتھ متصل ہے عورتوں کے لئے مخصوص ہے ایک خوبصورت ایرانی جائے نماز جس میں ستون اور پھول بنے ہوئے ہیں اس محراب کی زینت ہے جو مکہ میں واقع کعبۃ المقدس کے رخ پر واقع ہے یہ امام کے بزرگ والد مرحوم کی نشانی ہے۔

سکونتی عمارتوں کے درمیان تعمیر شدہ مسجد محمود کے اندر نمازیوں کی یکسوئی میں مخل ہونے والا کوئی پر تکلف ساز و سامان نہیں ہے۔ یہ ایک تسکین بخش خانۂ خدا ہے۔ ایک بجے بعد دوپہر ہر جمعہ کو جو امام کے ہم عقیدہ لوگوں کے لئے ہمارے اتوار کی طرح اہم دن ہے وہ یہاں حاضرین کو خطاب کرتے ہیں اس سے قبل اس عمارت کے اندر مسجد کے سامنے گردش میں مؤذن اذان دیتا ہے۔ ادھر ہی نمازی جوتے اتارتے ہیں مسجد کے داخلہ کے دروازہ کے اوپر سبز زمین پر سنہری حروف میں لکھا ہوا "اللہ" جاذب نظر ہے۔

کانفرنس ہال کا کھلا دروازہ آنے کی دعوت دے رہا تھا۔ اس میں داخل ہونے پر غالب تاثر یہی ہوتا ہے کہ (حضرت) نبی (صلی اللہ علیہ وسلم) پر نازل شدہ وحی یاد دلانے کا جادو ہے۔ مثلاً قرآن کے کلمات۔ کعبہ کی تصویر سے مزین قالین، دینی کتاب اس کمرہ میں بھی سادگی کا پہلو نمایاں ہے یہاں پر جماعت کے اراکین کا اجتماع ہوتا ہے۔ اور یہی جگہ ہے جہاں پر دوسرے ملک سے آنیوالوں کو اپنے اہم عقیدتمندوں سے اولین ربط پیدا کرنے کا موقع میسر آتا ہے۔

قرآن کریم

قرآن جس کا مطلب ہے "کثرت سے پڑھی جانے والی کتاب" (حضرت) محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کے واسطہ سے اس کی تالیف اور تلاوت کے بعد پتھر لکڑی ہڈی پتوں اور چمڑوں پر لکھی گئی اور اس پر ایمان رکھنے والوں نے اسے حفظ کر لیا۔ رمضان کے مہینہ میں خاص طور پر اس کی تلاوت کی جاتی ہے۔ آج یہ کلام اللہ نہ صرف ساٹھ کروڑ سے اوپر مسلمانوں بلکہ گنتی کے یورپین مستشرقین کے افادہ کے لئے بھی بہت سی زبانوں میں ترجمہ کے ساتھ شائع شدہ موجود ہے

کئی سو ایمان داروں کے لئے زیورک کی یہ مسجد ایک بھروسہ کے قابل مرکز کی حیثیت رکھتی ہے گویا وہ ان کے لئے دینی وطن ہے۔ اس مسجد سے تعلق رکھنے والے بعض ممالک بیرون سے ہیں جو مختلف قسم کے کاروبار میں لگے ہوئے یا تعلیم حاصل کر رہے ہیں اور ان میں سے بعض کے اہل و عیال بھی یہاں ہیں اور پھر غیر ممالک سے آئے ہوئے محنت کش اور مذہبی جذبہ رکھنے والے سیاحین جو آتے رہتے ہیں۔ اسی طرح مشرق قریب مشرق بعید۔ افریقہ اور بلقانی ممالک کے مسلمان اور خود سوئٹزرلینڈ کے سویس مسلمان۔ یہ مختلف ممالک کے مسلمان سنی، شیعہ، اسمٰعیلی وغیرہ بھی آتے ہیں۔

یہ مسجد چھ سال قبل اسلام کی ایک تبلیغ کرنے والے سلسلہ کے زیر ہدایت تعمیر کی گئی جس کا نام سلسلہ احمدیہ ہے اور جو اپنے اراکین سے اس مستعد خدمت کی بجا آوری کا مطالبہ کرتا ہے۔ یہ جماعت ان مذہبی عملی افراد پر مشتمل ہے جو اپنے مقصود کے حصول کے لئے مساعی ہیں یہ جماعت اسلام کو صلح دامن سے پھیلانا چاہتی ہے اور اس کے عقیدہ کے مطابق اسلام کے لئے تلوار کا استعمال صرف اس صورت میں جائز ہے۔ جب اسکے دفاع کے لئے ضروری ہو۔ اس سلسلہ کی بنیاد حضرت مرزا غلام احمد (علیہ السلام) نے ۱۸۸۹ء میں قادیان (ہندوستان) میں رکھی۔ بانیٔ سلسلہ ٹھیک چالیس سال کی عمر کے تھے جب خدائی آواز نے انہیں ارشاد فرمایا کہ وہ مسیح موعود ہیں اور وہ دنیا کو خدا کی طرف بلائیں۔ سلسلہ احمدیہ مسلمانوں کے مختلف فرقوں اور گروہوں میں وحدت پیدا کرنے کے لئے مساعی ہے

امام

مشتاق احمد باجوہ یہاں کی جماعت کے قائد اور خلیفۃ المسیح الثانی (رضی اللہ عنہ) کے نام پر تعمیر شدہ مسجد کے امام ہیں۔ امامت یعنی کسی جماعت کی قیادت ایک بلند عزت والا مقام ہے اور جماعت کی خاص شخصیتوں کو ہی یہ حاصل ہو سکتا ہے۔ مشتاق احمد باجوہ پاکستان میں جوان ہوئے۔ وکالت کا امتحان پاس کیا اور پھر بہ رضا و رغبت دینی تحریک کی تعمیل میں اپنی زندگی وقف کر دی اسلامی تاریخ اور اسلامی دینیات کی تعلیم حاصل کی۔ اور کئی سال جماعت احمدیہ کی دار القضاء میں قاضی کی حیثیت سے کام کیا۔

زیورک کی مسجد کے سفید بالوں والے امام کے وقار انسانی تپاک دلسوزی اور خوش طبعی کی تاثیرات کو ملنے والا محسوس کر لیتا ہے۔ سویس ملاقاتی انہیں روانی سے جرمن زبان کو برتتے سنکر متعجب ہوتا ہے اور اسے اس اعلیٰ تعلیم یافتہ مضبوط عقائد والے انسان کے جذبہ رواداری کا اختراماً اقرار کرنا پڑتا ہے۔ قرآن کی سورہ ۱۰۹ کی آخری آیت میں غیر مسلموں اور مختلف عقائد رکھنے والوں کے بارہ میں ارشاد ہے "تمہارا دین تمہارے لئے میرا دین میرے لئے"۔ کیا اسلام کا یہ فراخدلانہ رویہ اس خبطی "مسیحی" کو جو گویا اپنے اونچے تخت سے غیر مذاہب کو اور مخصوصاً ہم عالمگیر مذاہب کو بھی حقارت کی نظر سے دیکھتا ہے گہری شرمندگی میں نہیں ڈالتا؟ اسلام ہمارے مذہب کے مقابلہ میں بہت کم تحکمی ہے۔ اللہ۔ خدائے واحد کے پیغام سب سے زیادہ غور و فکر پر زور دیتا ہے۔ اسلامی تعلیمات مسیحی تعلیمات کی نسبت (اگر مسیحی تعلیمات کی پیروی کی جائے) سہل التعمیل ہیں۔

مشتاق احمد باجوہ روایتی مشرقی استقامت کے ساتھ تین مختلف مدارج کی جماعتوں میں بچوں اور بڑوں کو عربی کی تعلیم دیتے ہیں۔ اس زبان کے سیکھ لینے

(باقی صفحہ ۱۰ پر)

مافیہا کے خزانے

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا پاک و مطہر وجود

تحریر فرمودہ حضرت مولوی شیر علی صاحب رضی اللہ عنہ

آفتاب اپنے وجود اور اپنی نورانیت کے ثبوت کے لئے کسی شہادت کا محتاج نہیں آفتاب آمد دلیل آفتاب۔ لیکن میں ثواب کی نیت سے چند سطور حوالہ قلم کرتا ہوں

بچپن کی ایک بات

میں نے بچپن سے ہی حضور میں سوائے اوصاف حمیدہ اور فضائل محمودہ کے کچھ نہیں دیکھا۔ ابتداء میں ہی آپ میں نیکی کے انوار اور تقوے کے آثار پائے جاتے تھے۔ جو آپ کی عمر کے بڑھنے کے ساتھ اور زیادہ نمایاں ہوتے گئے۔ ممکن ہے کہ کوئی شخص میرے اس بیان کو خوش اعتقادی پر محمول کرے۔ اس لئے میں آپ کی بچپن کی ایک بات کا ذکر کرتا ہوں۔ جس سے ناظرین خود حقیقت کا کچھ اندازہ لگا سکتے ہیں۔ آپ کو بچپن میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے یہ ہدایت فرمائی تھی کہ کسی کے ہاتھ سے کوئی کھانے پینے کی چیز نہ لینا۔ یہ ایک ہدایت تھی جو حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنے بچہ کو دی۔ اب دیکھئے کہ وہ خورد سالہ بچہ حضرت اقدس کی اس بات کی کس طرح تعمیل کرتا ہے۔ میں پہلے بیان کر چکا ہوں کہ ابتداء میں حضور بندہ کے مکان پر پڑھنے کے لئے تشریف لاتے تھے اور وہ مکان حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا ہی مکان تھا۔ جو حضور کے رہائشی مکان کے بالکل متصل بلکہ حضور کے گھر کے ساتھ ملحق تھا۔ ہم غالباً ۳ سال اس مکان میں رہے۔ اور اس تمام عرصہ میں حضرت خلیفۃ المسیح الثانی بندہ کے پاس پڑھنے کے لئے تشریف لاتے اور جب کبھی آپ کو پیاس لگتی تو آپ اٹھ کر اپنے گھر تشریف لے جاتے اور اپنے گھر سے پانی پی کر پھر واپس تشریف لاتے۔ خواہ کیسا ہی مصفّٰی پانی کیسے ہی صاف ستھرے برتن میں بھی آپ کی خدمت میں پیش کیا جاتا آپ اسے نہ پیتے صرف اس لئے کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی طرف سے آپ کو ہدایت تھی کہ کسی کے ہاتھ سے کوئی کھانے پینے کی چیز نہ لینا۔ اب بظاہر تو یہ ایک چھوٹی سی بات معلوم ہوتی ہے لیکن اگر غور سے دیکھا جائے تو یہ ایک چھوٹا سا آئینہ ہے جس میں حضورؓ کی اس وقت کی شکل صحیح رنگ میں نظر آ سکتی ہے اوّل دیکھئے کہ حضور اس بچپن کے زمانہ میں بھی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی کیسی کامل اطاعت کرتے اور کبھی بھی اس کی خلاف ورزی نہ کرتے۔ دوسرے دیکھئے کہ وہ اس اطاعت میں کس درجہ کی احتیاط سے کام لیتے۔ بظاہر حضرت اقدس نے فرمایا کہ کسی کے ہاتھ سے کھانے پینے کی چیز نہ لینا تو حضرت اقدس کی مراد ایسی چیزوں سے تھی جو لوگ بچوں کو اپنی محبت اور پیار کے اظہار کے لئے دیتے ہیں جہاں میں سمجھتا ہوں یہ مطلب ہرگز نہیں تھا کہ کسی کے برتن سے پانی بھی نہ پینا مگر آپ کی احتیاط اس درجہ کی تھی کہ آپ اپنے گھر کے سوا قادیان میں کسی اور گھر سے کسی گھڑے یا صراحی سے پانی لے کر پینا بھی حضرت اقدس علیہ السلام کے حکم کی خلاف ورزی ہی سمجھتے تھے یہی حد درجہ کی احتیاط ہے جسے دوسرے لفظوں میں تقویٰ کہتے ہیں۔ پس آپ کے اسی عمل سے ثابت ہوتا ہے کہ آپ بچپن میں ہی اطاعت اور تقویٰ کی باریک راہوں پر گامزن تھے اور یہی بیج تھا جو آپ کی عمر کے ساتھ ساتھ ترقی کرتا گیا۔ اور زیادہ واضح اور زیادہ نمایاں شکل میں کمال کے آخری مرتبہ تک پہنچ گیا۔ یہ پانی کا واقعہ ایک دفعہ کا نہیں بلکہ کئی دفعہ ہوا اور حضور ہمیشہ اطاعت کے اصول پر مضبوطی سے قائم رہے۔ ممکن ہے کہ کوئی شخص یہ خیال کرے کہ شاید حجاب کی وجہ سے آپ ہمارے گھر سے پانی پینے سے اجتناب فرماتے مگر ایسا نہیں تھا آپ بے تکلفی سے ہمارے گھر میں رہتے اور حضور کی خوش خلقی اور خوش طبعی کی باتیں اس وقت تک بندہ کے گھر سے نہایت محبت کے ساتھ یاد کرتی ہیں اور جب حضور کے منصب خلافت پر سرفراز ہونے کے بعد بندہ کے گھر سے بیعت کے لئے حضور کی خدمت میں حاضر ہوئے تو حضور نے اس وقت کے بچپن کے واقعات انکو یاد دلائے کیونکہ حضور کا حافظہ بہت مضبوط ہے

ایک اور واقعہ

حضور کے بچپن کے زمانہ کا ایک اور واقعہ ذکر کرتا ہوں جس سے ظاہر ہوتا ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام آپ کی کس قدر دلداری فرماتے ایکدفعہ حضرت میر ناصر نواب صاحب مرحوم حضرتؓ کے نانا جان حضور پر اسلئے بہت ناراض ہوئے کہ آپ کا خط اچھا نہیں ہے آپ خوشخطی کی مشق نہیں کرتے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے یہ دیکھکر کہ حضرت میر صاحب کی اظہار ناراضگی سے آپ آزردہ خاطر ہیں چند سطریں ایک کاغذ پر اپنے قلم سے خوشخط لکھکر آپ کو دیں کہ وہی عبارت آپ اپنے قلم سے نقل کریں چنانچہ آپ نے اسی کاغذ پر حضرت اقدس کی لکھی ہوئی تحریر کو نقل کیا اور حضرت اقدس علیہ السلام جب نماز کے لئے مسجد مبارک میں تشریف لائے تو وہ کاغذ اپنے ہاتھ میں لیتے آئے اور مسجد میں آکر غالباً حضرت مولوی عبدالکریم صاحب کو دکھا کر فرمایا کہ میر صاحب محمود پر ناراض ہو رہے تھے کہ تمہارا خط اچھا نہیں میں نے تو اس سے لکھوا کر دیکھا ہے اس کا خط تو قریباً قریباً ایسا ہی ہے جیسا کہ میرا ہے میں نے بھی وہ کاغذ دیکھا حضور کی تحریر حضرت اقدس علیہ السلام کی تحریر سے بہت ملتی جلتی تھی۔ حضور نے اس کو نقل کرتے ہوئے قریباً قریباً ایسا ہی لکھکر دکھا دیا جیسا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے لکھا تھا۔ حضرت اقدس علیہ الصلوٰۃ والسلام نے یہ تجویز اسلئے اختیار کی تا حضرت میر صاحب آپ پر اظہار ناراضگی نہ فرمائیں اور اس طرح آپ کا دل آزردہ نہ ہو

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی طرف سے دلداری

ایک اور واقعہ لکھتا ہوں جس سے ظاہر ہوتا ہے کہ جس طرح حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام آپ کی خاص دلداری فرماتے۔ اور حضور علیہ السلام اس بات کو برداشت نہیں کر سکتے تھے کہ آپ ذرا بھی آزردہ خاطر ہوں۔ اسی طرح اللہ تعالیٰ کا بھی بچپن آپ کے ساتھ خاص معاملہ تھا اور آپ نے خدا تعالیٰ کی خاص نظر شفقت کے نیچے ایک لاڈلے بچہ کی طرح پرورش فرمائی جب حضور مڈل کے امتحان کے لئے بٹالہ جانیوالے تھے تو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو الہام ہوا ولیحمل رجل چنانچہ حضرت اقدس علیہ الصلوٰۃ نے اس الہام کی تعمیل میں اپنے غلام کو ارشاد فرمایا کہ وہ حضور کے ساتھ بٹالہ جائے اور وہ امتحان کے ایام میں مضامین کی تیاری میں کچھ نہ کچھ امداد دیتا رہے۔ ان دو واقعات سے حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کے وہ مخالف جو ایک طرف تو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام پر ایمان لانے کے مدعی ہیں۔ دوسری طرف حضرت اقدسؑ کے لختِ جگر حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی ذات پر اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے خاندان کے دوسرے افراد پر ناپاک حملے کر کے حضور کے دل کو مجروح کر رہے ہیں۔ اگر چاہیں تو سبق حاصل کر سکتے ہیں۔ وہ پاک روح جو حضور کے دل کی ذرا سی تکلیف کو برداشت نہیں کر سکتی تھی۔ ان لوگوں کے دلوں کو پاش پاش کرنے والے حملوں سے کس قدر بے تاب ہوگی اور وہ غیور خدا جس کی کنار عاطفت میں حضور نے پرورش پائی۔ ان ظالم حملہ آوروں کے ناپاک حملوں کو دیکھکر کیسا غضبناک ہوگا۔

(بقیہ صفحہ ۸)

سے طلبہ اس قابل ہو جاتے ہیں کہ وہ صحیفہ مقدس قرآن کی اصل عبارت کو پڑھ سکیں۔ دوسری باتوں میں ان کی مصروفیات دوسرے مذاہب کے ایسے مراکز کے نگرانوں سے مشابہ ہیں۔ مثلاً افراد جماعت کی مذہبی رہنمائی۔ بیماروں کی عیادت ضرورتمندوں کی برادرانہ امداد۔ دینی موضوعات پر تقاریر اور شادی دعوت کی تقاریب سے ایک مذہبی فریضہ اور انسانی ہمدردی کے ایک تقاضا تصور کرتے ہیں کہ ہر مشورہ و راہنمائی کے طالب کو وقت دیں۔ پس آپ کی کارگذاری دریائے نیل پر ہمارے وسیع المشرب شہر کے محلہ سے آلہ پا کے بے کیف ماحول میں مشرقی ثقافت ایک رنگ پیدا کر رہی ہے (ایڈیٹر سرائف)

شان خاتم الانبیاء صلعم

حضرت مرزا غلام احمد قادیانی بانی جماعت احمدیہ کے نزدیک آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا مقام اور شان کیا تھی۔ کارڈ آنے پر صفت

پتہ صاف لکھیں

محمود احمد قمر ایڈووکیٹ سمن آباد لائلپور

تریاق اٹھرا۔ اٹھرا کے علاج کیلئے کورس ۵/- روپے نور نظر اولاد نرینہ کیلئے کورس ۲۵/- روپے خورشید یونانی دواخانہ ربوہ

سائنس بلاک برائے جامعہ نصرت ربوہ

مجلس مشاورت ۱۹۶۶ء کے موقع پر حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فیصلہ فرمایا تھا کہ اگر سائنس بلاک کا نصف خرچ یعنی پچھتر ہزار روپے بہنیں جمع کرے تو سائنس کلاسز کا اجراء جامعہ نصرت ربوہ میں کر دیا جائے۔ بہنوں کی اطلاع کے لئے عرض ہے کہ بہت جلد عمارت شروع ہونے والی ہے اور تین سو یا اس سے زائد دینے والی بہن کا نام عمارت پر کندہ کروایا جائے گا۔ اب تک جن بہنوں نے اس میں حصہ نہیں لیا وہ ضرور لیں تا یہ عمارت بن کر ان کی قربانیوں کی یاد دلاتی رہے۔ اس طرح جن صاحبات استطاعت بہنوں نے ۳۰۰ سے کم چندہ دیا ہے وہ اپنا چندہ بڑھانے کی کوشش کریں۔ بحیثیت مجموعی ابھی تک لجنہ اماء اللہ نے اس سلسلہ میں کوئی خاص منظم کوشش نہیں کی۔ اب تعمیر کا مرحلہ بہت جلد شروع ہونے والا ہے تو اس چندہ کو جلد از جلد پورا کرنے کی کوشش کریں۔

اس وقت تک ۹۵۱۰ روپے اس مد میں جمع ہو چکے ہیں۔ ابھی قریباً ساٹھ ہزار روپے ہم نے جمع کرنے ہیں ایک فعال جماعت کی خواہش کے لئے اپنی بچیوں کی اعلیٰ علمی ترقی کی خاطر یہ رقم قلیل عرصہ میں جمع کرنا کوئی مشکل بات نہیں۔ جامعہ نصرت کی پرانی طالبات سے بھی درخواست ہے کہ وہ اس سلسلہ میں خاص سعی کریں۔

منیجر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ

لجنہ اماء اللہ مرکزیہ کا نہایت ضروری اور اہم لٹریچر

لجنہ اماء اللہ مرکزیہ نے احمدی مستورات کی دینی ضروریات اور وقت کے پیش نظر جو اہم لٹریچر شائع کیا ہے۔ اس کا مطالعہ اور اسکی وسیع تقسیم نہایت ضروری ہے لجنات کی کارکنات سے درخواست ہے کہ وہ اپنے اجلاسوں میں اس لٹریچر کی اہمیت واضح کر کے اسے خریدنے اور مطالعہ کرنے کی تحریک کرتی رہیں۔ واضح رہے کہ یہ لٹریچر اصلاح و ارشاد و تربیت اور لجنات کے پروگرام میں ان کی راہنمائی کا موجب ہے اس لئے اس کا مطالعہ از بس ضروری ہے

(۱) الازھار لذوات الخمار (مستورات کے متعلق حضرت المصلح الموعود رضی اللہ عنہ کی تمام تقاریر کا نہایت قیمتی اور دلکش مجموعہ) قیمت ۶/- مجلد ۷/-

(۲) المصابیح (احمدی مستورات سے حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ کے ایمان افروز خطابات) قیمت ۱/۵۰

(۳) یاد محمود (حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ کی وفات پر احمدی شعراء کا منظوم کلام) قیمت ۲/۲۵

(۴) رسومات کے متعلق اسلامی تعلیم (حضرت سیدہ ام متین صاحبہ مدظلہا کا ایک نہایت ضروری اور اہم مضمون) قیمت ۰/۵۰

(۵) رپورٹ سالانہ کارگذاری لجنات اماء اللہ قیمت ۳/-

سیکرٹری اشاعت
(لجنہ اماء اللہ مرکزیہ)

عربی بول چال
دس ابتدائی اسباق

فضل عمر درس القرآن کلاس کے اس سال کے نصاب میں دس عربی اسباق بھی مقرر تھے جو طبع کرا کر طلبہ کو دئے گئے ہیں اور انہیں باقاعدہ درساً درساً پڑھایا گیا ہے۔

ان اسباق کے پانسو زائد نسخے طبع کرائے گئے تھے۔ اعلان کیا جاتا ہے کہ جو احباب یہ دس اسباق منگوانا چاہیں وہ خرچ ڈاک وغیرہ کے لئے دس پیسے فی نسخہ کے حساب سے ٹکٹ بھجوا کر منگوا سکتے ہیں۔

ایڈیشنل ناظر اصلاح و ارشاد
(تعلیم القرآن)

ماہنامہ تحریک جدید ربوہ

ماہنامہ تحریک جدید ربوہ کا ظہور (اگست) کا شمارہ جملہ خریداران حضرات کے نام روانہ کر دیا گیا ہے۔ ماہنامہ کی تاریخ اشاعت ہر ماہ کی پانچ تاریخ مقرر ہے اور اس تاریخ کو باقاعدگی کے ساتھ رسالہ پوری احتیاط کے ساتھ سپرد ڈاک کر دیا جاتا ہے۔

خریداران احباب کے پرچہ کے ریپر پر ان کی مدت خریداری درج ہوتی ہے جن احباب کا چندہ ختم ہو گیا ہے یا عنقریب ختم ہو رہا ہے۔ ان سے درخواست ہے کہ چندہ جلد ادا فرمائیں ریپر پر "واجب الادا" کی مہر اس بات کی علامت ہے کہ خریدار کی طرف سے چندہ ادا ہونے والا ہے۔

(مینیجنگ ایڈیٹر ماہنامہ تحریک جدید ربوہ)

درخواست دعا۔ خاکسار کی بیوی اور ایک بچی کو مکان کی چھت گر جانے کی وجہ سے سخت چوٹیں آئی ہیں۔ فضل عمر ہسپتال میں زیر علاج ہیں احباب جماعت سے کامل عاجل شفایابی کے لئے دعا کی درخواست ہے (عبدالرحمن کارکن دفتر بہشتی مقبرہ ربوہ)

اسلام کی روز افزوں ترقی کا آئینہ دار
ماہنامہ تحریک جدید ربوہ
آپ خود بھی یہ ماہنامہ پڑھیں اور غیر احمدی دوستوں کو بھی پڑھائیں
سالانہ چندہ صرف دو روپے (منیجر)

لائل پور
میں اپنی نوعیت کی واحد دکان جہاں سے آپ کو ہر قسم کا صوفہ کلاتھ۔ پردہ کلاتھ بیسٹ لتھوا فرشی دریاں کھیس تولیے جاء نماز تھوک و پرچون مل سکتے ہیں
وسیم ٹیپسٹری ہاؤس
چوک گھنٹہ گھر امین پور بازار لائلپور

ہمیشہ اپنی قابل اعتماد سروس
پرنس ٹرانسپورٹ کمپنی لمیٹڈ لائلپور
کی
آرام دہ بسوں میں سفر کیجئے
(منیجر)

وقت کی پابند یونائیٹڈ ٹرانسپورٹس عوام کی اپنی پسند

ٹائم ٹیبل	۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲	۱۳	۱۴	۱۵	۱۶	۱۷
روانگی از سرگودھا تا لاہور	۳-۳۰	۴-۳۰	۵-۳۰	۶-۳۰	۷-۱۵	۸-۰۰	۸-۴۵	۹-۳۰	۱۰-۳۰	۱۱-۳۰	۱۲-۱۵ بعد دوپہر	۱-۰۰	۱-۴۵	۲-۳۰	۳-۱۵	۴-۳۰	۵-۴۵
روانگی از لاہور تا سرگودھا	۳-۰۰	۴-۵۰	۴-۵۵	۸-۴۰	۶-۲۰	۸-۱۰	۸-۱۰	۹-۱۰	۱۰-۰۰	۱۱-۱۰	۱۲-۴۰ بعد دوپہر	۱-۳۰	۲-۳۰	۳-۱۰	۴-۳۰	۵-۵۰	۷-۲۰
روانگی از سرگودھا تا گوجرانوالہ		۹-۱۵															
روانگی از گوجرانوالہ تا سرگودھا		۹-۲۰															۲-۳۰

ہمیشہ یونائیٹڈ ٹرانسپورٹس کی آرام دہ بسوں میں سفر کیجئے۔ آپ کی خدمت کے لئے تجربہ کار خوش اخلاق سٹاف کی خدمات حاصل ہیں۔
(محمد علی ظفر برائے منیجر)

حب اٹھرا مرض اٹھرا کی شہرہ آفاق دوا مکمل کورس گیارہ تولہ ۲۰/- روپے فی تولہ ۲/- روپے حکیم نظام جان اینڈ سنز گوجرانوالہ

سفوف مقوی دماغ

مقوی دماغ، مقوی معدہ، قوت حافظہ کو بڑھاتا درد شقیقہ دائمی نزلہ و زکام میں مفید ہے دماغ کو طاقت دے کر نظر کو تیز کرتا ہے

قیمت ۲۱ روزہ کورس ... ۵ روپے

تریاق سلیمانی

برسات کے موسم میں بدہضمی، ہیضہ، اسہال، قے اور تپ کا فوری علاج۔

قیمت ایک روپیہ، دو روپیہ، چھ روپیہ

پریشان نہ ہوں!

اگر آپ کے چہرہ پر کیل اور پھنسیاں نکلی ہوئی ہیں تو آج ہی ایک شیشی فرگرینٹ انٹی پمپل کریم منگوا لیجئے چند روز میں آپ کا چہرہ [illegible] ہو جائے گا۔ قیمت تین روپے۔

البشریٰ دواخانہ ربوہ

بہترین تبلیغی تحفہ

احمدی جنتری ۱۹۷۰ء عنقریب شائع ہو رہی ہے اپنے دوستوں کو دینے کے لئے بہترین تحفہ ہے۔ ہر احمدی گھرانے میں اس کا ہونا ضروری ہے ربوہ کے ہر کتب فروش سے مل سکے گی۔

حافظ مبین الحق شمس ۳۰/۴۰ پامر لائنز راولپنڈی،

اعلان نکاح

ملائٹ لفٹنٹ منیر احمد ابن چوہدری عبداللطیف صاحب کا نکاح بعوض ثمنیہ کوثر بنت ڈاکٹر انوار احمد خان صاحب حیدرآباد بعوض مبلغ آٹھ ہزار روپیہ حق مہر پر مورخہ یکم اگست ۱۹۶۹ء قبل از نماز جمعہ مولانا ابوالعطاء صاحب نے مسجد مبارک میں پڑھا۔ منیر احمد صاحب حضرت مولوی محمد اسمٰعیل صاحب مرحوم سیالکوٹی کے پوتے ہیں لڑکی ڈاکٹر محمد رفیع خان صاحب مرحوم کی پوتی اور چوہدری سردار خان صاحب ڈپٹی ڈائریکٹر مرالہ کی نواسی ہے۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اس رشتہ کو دینی اور دنیوی لحاظ سے بابرکت فرمائے۔

قافلہ قادیان میں شامل ہونے والے احباب توجہ فرمائیں

احباب جماعت کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ اس مرتبہ بھی انشاء اللہ تعالیٰ جلسہ سالانہ قادیان کے موقع پر پاکستان سے قافلہ جائے گا۔ قادیان کے جلسہ سالانہ کی تاریخیں ۱۸، ۱۹، ۲۰ فتح (دسمبر ۶۹ء) بروز جمعرات، جمعہ، ہفتہ مقرر ہوئی ہیں۔ قافلہ کی روانگی ربوہ سے ۱۵ فتح ۱۳۴۸ (دسمبر) براستہ گنڈا سنگھ حسینی والا ہوگی جو ۱۶ تاریخ کو قادیان پہنچے گا اور وہاں سے واپسی ۲۱ کی شام کو اسی راستہ سے ہوگی جو ۲۲ تاریخ کو بارڈر عبور کرے گا۔

جو اصحاب قافلہ قادیان میں شامل ہونے کا پختہ ارادہ رکھتے ہیں وہ نظارت خدمت درویشاں کے مطبوعہ فارم پر اپنے ضروری کوائف کے ساتھ درخواست بھجوا دیں۔ درج ذیل ضروری امور کو ملحوظ رکھا جائے۔

۱۔ درخواست دہندہ کے پاس انٹرنیشنل پاسپورٹ موجود ہو اور وہ ان تاریخوں میں انڈیا کے سفر کے لئے کلیر بھی آسکتا ہو یا وہ خود پاسپورٹ جلد بنوا سکتے ہوں۔

۲۔ ایسے اصحاب جن کے پاس انٹرنیشنل پاسپورٹ تو موجود ہے مگر اس میں انڈیا درج نہیں ہے وہ اس میں انڈیا درج کروالیں۔ ۳۔ مستورات قافلہ میں نہیں جاسکیں گی۔

۴۔ صرف وہی درخواستیں زیر غور لائی جائیں گی جو مطبوعہ فارم پر موصول ہوں گی۔ اور ان پر صدر یا امیر جماعت کی تصدیق درج ہوگی۔

۵۔ پاسپورٹ سائز فوٹو کی ایک کاپی ساتھ لگانی حال ضروری ہوگی۔

۶۔ درخواستیں ۳۰ تبوک (ستمبر) تک بہر صورت نظارت خدمت درویشاں میں پہنچ جانی ضروری ہیں۔ قافلہ میں جو اصحاب منتخب ہو جائیں گے اور ان کے پاس پاسپورٹ موجود نہ ہوگا تو نظارت ہذا ان کے پاسپورٹ بنوانے میں امداد کرے گی یا جن اصحاب کے انٹرنیشنل پاسپورٹ میں انڈیا درج نہ ہوگا اس میں انڈیا درج کروا دے گی۔ انشاء اللہ تعالیٰ۔

(ناظر خدمت درویشاں)

الفرقان ربوہ

ماہنامہ تبلیغی و علمی مجلہ

جس میں قرآنی حقائق بیان کرنے کے علاوہ پادریوں اور دیگر مخالفین اسلام کے جواب دیئے جاتے ہیں غیر احمدی علماء کے اعتراضات کی تردید کی جاتی ہے جس کے ایڈیٹر مولانا ابوالعطاء صاحب ہیں۔ سالانہ چندہ صرف چھ روپے۔ (مینجر)

جدید فیشن کے مطابق سونے کے

زیورات

چاندی کے نوشتہ برتن — ٹی سیٹ وغیرہ

فرحت علی جیولرز

کمرشل بلڈنگ شاہراہ قائداعظم لاہور فون نمبر ۵۲۶۲۳

ضروریات مرغی خانہ

(مثلاً)

بٹھانے والے انڈے، یک روزہ چوزے، پٹھیاں، مرغیاں، خوراک، اجزائے خوراک وغیرہ

خلیلی پولٹری فارم ربوہ سے حاصل کریں (مینجر)

قابل اعتماد سروس

سرگودھا سے سیالکوٹ

عباسیہ ٹرانسپورٹ کمپنی لمیٹڈ

(کی)

آرام دہ بسوں میں سفر کیجئے (مینجر)

ولادت

اللہ تعالیٰ نے مجھے ۱۴/۸/۶۹ کو دوسرا لڑکا عطا فرمایا ہے۔ احباب جماعت دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اس بچہ کو نیک صالح اور خادم دین بنائے آمین ثم آمین

(غلام احمد سٹیو گرافر محکمہ انہار مغربی سرکل لائل پور)

شاہ ہومیوپیتھک اسٹورز اینڈ ہسپتال ربوہ کی تیار کردہ

شفا بے بی ٹانک

بچوں کے دست قے، بدہضمی، سوکھا پن، دانت نکالنے کی تکالیف، دیر سے چلنا اور بولنا، بھوک نہ لگنا، چڑچڑا پن، کمزوری، مٹی اور کوئلہ کھانے کی عادت دور کرکے کمزور اور لاغر بچوں کو صحت مند بنانے کا مجرب دوا۔ ۱½ ماہ پیکنگ ۲/۵۰، پندرہ روزہ ۱/۵۰ خرچ ڈاک مد پیکنگ

تیز رفتار ترقی — شاندار مستقبل

اسسٹنٹ مینیجر کی ضرورت ہے

ہمیں اپنے ربوہ آفس میں ایک اسسٹنٹ مینیجر کی ضرورت ہے، "بی کام" امیدوار کو ترجیح دی جائے گی۔ اکاؤنٹنٹ کا کام جاننے والے میٹریکولیٹ بھی درخواست دے سکتے ہیں۔

امیدواران اپنے سرٹیفکیٹس کی نقول، امیر صاحب مقامی کی سفارش اور ایک عدد تازہ فوٹو کے ساتھ تحریری درخواستیں ذیل کے پتہ پر ارسال کریں ماہوار معاوضہ تین سو روپے تک حسب قابلیت و کارکردگی

مینیجر ڈاکٹر راجہ ہومیو اینڈ کمپنی گولبازار۔ ربوہ

ترسیل زر اور انتظامی امور سے متعلق منیجر الفضل سے خط و کتابت کیا کریں

ہمدرد نسواں (مجرب) مرض اٹھرا کا بے نظیر علاج

دواخانہ خدمت خلق ربوہ سے طلب کریں مکمل کورس ۳ روپے

گزشتہ ہفتہ کی اہم جماعتی خبریں

۱۳ تا ۱۹ ظہور ۱۳۴۸ ہش

۱۔ مورخہ ۱۶ ظہور کو صبح پونے چھ بجے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ مع حضرت بیگم صاحبہ بذریعہ کار لاہور تشریف لے گئے۔ وہاں سے حضور بذریعہ ہوائی جہاز کراچی تشریف لے گئے۔ اگلے روز بذریعہ تار اطلاع موصول ہوئی کہ حضور اسی روز بارہ بج کر اٹھارہ منٹ پر بخیریت کراچی پہنچ گئے۔

حضور کو الوداع کہنے کے لئے جو احباب جمع تھے انہیں حضور نے مصافحہ کا شرف بخشا۔ صحت کے متعلق دریافت کرنے پر حضور نے فرمایا کہ طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ الحمد للہ۔

حضور کے ہمراہ مکرم چوہدری ظہور احمد صاحب باجوہ بحیثیت پرائیویٹ سیکرٹری تشریف لے گئے ہیں۔ محترم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب۔ محترم صاحبزادہ مرزا انس احمد صاحب، محترم سید داؤد احمد صاحب اور محترم چوہدری ظہور احمد صاحب ناظر دیوان بھی کراچی تشریف لے گئے ہیں۔

امیر مقامی حضور نے محترم صاحبزادہ مرزا منصور احمد صاحب کو امیر مقامی اور محترم مولانا قاضی محمد نذیر صاحب فاضل لائل پوری کو امام الصلوٰۃ مقرر فرمایا ہے۔

حضور کی ڈاک کا پتہ حضور اقدس ایدہ اللہ تعالیٰ کی ڈاک کا پتہ یہ ہوگا:

"معرفت المختار لمیٹڈ۔ پوسٹ بکس نمبر ۴۹۰۰۔ بنگال ہاؤس۔ ہیریسن روڈ کراچی ۲"

تار کا ایڈریس یہ ہوگا: "AMCO SALES KARACHI"

۲۔ ربوہ ۱۶ ظہور۔ کل مورخہ ۱۵ ظہور کو مسجد مبارک ربوہ میں نماز جمعہ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ نے پڑھائی۔ خطبہ جمعہ میں حضور اقدس نے احباب جماعت کو توجہ دلائی کہ امسال اس وقت تک تحریک جدید اور وقف جدید کے چندوں کی وصولی پچھلے سال کی نسبت کم ہے اس لئے احباب کو اور بالخصوص عہدیداران جماعت کو اس طرف خاص توجہ کرنی چاہیئے۔

حضور نے احباب کو وقف عارضی کی تحریک میں بھی بڑھ چڑھ کر حصہ لینے کی تحریک فرمائی۔

۳۔ حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی رقم فرماتی ہیں:۔

"میں ۹ تاریخ سے لاہور آگئی ہوں۔ کراچی میں مجھے کمر کا درد شروع ہوا جو خدا کے فضل سے ٹھیک ہوگیا۔ ڈاکٹر محمودہ نذیر صاحبہ نے نہایت محبت اور تندہی سے علاج کیا۔ مگر روانگی کے قریب ٹانگ میں سائٹیکا کا شدید درد اٹھا جو اب تک جاری ہے سر میں بھی اکثر درد رہتا ہے۔ طبیعت بہت خراب ہے۔ بہن بھائیوں سے دعا کی درخواست ہے۔ یہ خط بھی کسی سے لکھوا رہی ہوں۔ سب بہن بھائیوں کے لئے دعا کرتی ہوں مگر خطوط کے جواب کمزوری کی وجہ سے نہیں دے سکتی۔ میرے داماد لفٹیننٹ کرنل ڈاکٹر مرزا مبشر احمد آج کل مزید تجربہ حاصل کرنے کے خیال سے انگلینڈ گئے ہوئے ہیں۔ میری بیٹی بھی ستمبر میں جا رہی ہے۔ نومبر کے وسط میں انشاء اللہ واپسی ہوگی۔ میں اتنا عرصہ لاہور میں ان کے بچوں کے پاس ہوں گی۔ احباب سے درخواست ہے کہ ان کے بخیر اور کامیاب سفر اور میری صحت اور بچوں کی صحت اور ہر طرح سے بخیریت رہنے کی دردِ دل سے دعا فرمائیں۔ اب کرنل محمود صاحب کا علاج شروع ہے۔"

۴۔ مکرم پروفیسر بشارت الرحمٰن صاحب ایم اے۔ تا مقام پرنسپل تعلیم الاسلام کالج ربوہ نے اعلان کیا ہے کہ ربوہ کے تمام وہ پرائیویٹ امیدوار (طلبہ و طالبات) جو کسی بھی مضمون میں امسال پنجاب یونیورسٹی کے ایم اے کے امتحان میں شرکت کر رہے ہیں براہ کرم اس اعلان کو پڑھتے ہی فوری طور پر خاکسار سے رابطہ قائم کریں۔ امسال ربوہ بھی تمام مضامین کے لئے سنٹر مقرر کیا گیا ہے۔"

۵۔ ۱۴ اگست کو ربوہ میں پاکستان کے بائیسویں یوم آزادی کی تقریبات موسم کی خرابی کے باوجود اہتمام کے ساتھ منائی گئیں۔ اس مبارک دن کا آغاز جملہ مساجد میں نماز فجر کے بعد پاکستان کی سلامتی استحکام اور ترقی کے لئے خصوصی اجتماعی دعاؤں کے ساتھ ہوا۔ اس روز تمام مرکزی اداروں میں عام تعطیل رہی۔ غرباء اور مساکین کو کھانا کھلایا گیا۔ رات کو چراغاں کیا گیا۔ ٹاؤن کمیٹی کے دفتر پر اور دیگر اہم عمارتوں پر پاکستان کا قومی جھنڈا لہرایا گیا۔

احباب محتاط رہیں

ایک شخص جو اپنا نام رانا محمد اکبر اور کبھی رانا محمد علی بیان کرتا ہے مختلف بہانوں سے جماعت کے لوگوں کو دھوکہ دے کر ٹھگ رہا ہے۔ بہت باتونی ہے اپنی سوسائٹی اونچی بیان کرتا ہے۔ رانا فیملی اور جماعت کے بڑے بڑے بزرگوں کا نام لے کر لوگوں پر اعتماد جما لیتا ہے۔ اپنے لڑکوں کے متعلق بیان کرتا ہے کہ وہ اعلیٰ تعلیم یافتہ ہیں اور ان کے رشتہ کے لئے لوگوں کو دھوکہ دے کر روپیہ ٹھگ رہا ہے۔ احباب اس سے محتاط رہیں۔

(ناظر اعلیٰ عامہ ربوہ)

سیکرٹریان تحریک جدید توجہ فرمائیں

مجالس خدام الاحمدیہ نے اپنے اپنے علاقہ میں وصولی کے لئے ہفتہ تحریک جدید یکم ظہور تا ۸ ظہور (یکم اگست تا ۸ اگست) منایا ہے۔ سیکرٹریان تحریک جدید کی خدمت میں گزارش ہے کہ وہ اس ہفتہ کے نتائج سے جلد از جلد وکالت ہذا کو مطلع فرمائیں۔

امید ہے کہ سیکرٹریان کرام بلا توقف اس اہم کام کو سرانجام دے کر ثواب کے مستحق ہوں گے۔

(وکیل المال اول تحریک جدید ربوہ)

درخواست ہائے دعا

مکرم مہر دریام خان صاحب پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ ٹھٹھہ سندھ (ضلع) عرصہ سے بیمار چلے آرہے ہیں۔ آج کل ٹی بی ہسپتال سرگودھا میں زیر علاج ہیں۔ جملہ احباب جماعت کی خدمت میں ان کی کامل شفایابی کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

(میاں نور احمد سیکرٹری مال جماعت احمدیہ ٹھٹھہ سندھ)

۲۔ نگر پارکر کے علاقہ میں گزشتہ سال سے بارشوں کی کمی کی وجہ سے قحط سالی ہے اس سال کچھ بارشیں تو ہوئی ہیں لیکن پوری طرح علاقہ سیراب نہیں ہوا۔ اس لئے احباب جماعت سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ تمام علاقہ میں ابر رحمت برسائے اور قحط سالی کو دور فرما کر عوام کو خوش حال کرے۔ (طیب علی خادم امیر معلمین حلقہ نگر پارکر)

۳۔ مکرم ملک محمد احمد صاحب واقف زندگی [illegible] بعارضہ بخار بیمار ہے ابھی تک افاقہ کی کوئی صورت نظر نہیں آتی فضل عمر ہسپتال میں زیر علاج ہے احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اسے صحت کاملہ عطا کرے۔ آمین۔

۴۔ میرے والد محترم محمد صادق صاحب فاروقی ان دنوں کوئٹہ میں بعارضہ بول الدم بیمار ہیں احباب کرام ان کی صحت کاملہ کے لئے دعا فرمائیں۔

(محمد اسلم فاروقی ربوہ)

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۷